سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(جمعرات 4، جمعتہ المبارک 5، سوموار 8، منگل 9، بدھ 10 فروری 2016)
(یوم الخمیس 24، یوم الجمع 25، یوم الاثنین 28، یوم الثلاثہ 29 ربیع الثانی، یوم الاربعاء یکم جمادی الاوّل 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19 (حصہ دوم): شمارہ جات : 5 تا 9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انیسواں اجلاس

جمعرات،4۔فروری 2016

جلد 19: شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	507
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	509
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	510
	سوالات (محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور اور آبکاری و محصولات)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	511
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	546
6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	552

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
7۔	تحاریک التوائے کار نمبر 237 اور 728 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	569
8۔	نشان زدہ سوال نمبر 2338 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	569
9۔	ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ سے متعلقہ نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	570
	پوائنٹ آف آرڈر	
10۔	بہاولپور چولستان میں سولر پارک پراجیکٹ پر کام کرنے والے ٹھیکیداروں کا مزدوروں کو بروقت ادائیگی نہ کرنا ------------	574
	توجہ دلاؤ نوٹس	
11۔	گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری) ------------	576
12۔	گوجرانوالہ: سابقاوزیرو ممبر پنجاب اسمبلی کے مقدمہ قتل کی صورتحال ------------	576
13۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ: کمالیہ کے نجی بنک میں ڈکیتی اور ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات ------------	578
	تحاریک استحقاق	
14۔	سرگودھا یونیورسٹی بھکر کیمپس کے وائس چانسلر کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	579
	تحاریک التوائے کار	
15۔	اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس میں جعلی بلوں کی بھرمار ------------	581

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	نام نہاد کلچرل پروگراموں کی آڑ میں پاکستانی لڑکیوں کو مشرق وسطیٰ سمگل کرنا ----------	583
	پوائنٹ آف آرڈر	
17۔	سیالکوٹ دیانی پورہ کی رہائشی کرسچین نابالغ ثناء شاہد کی زبردستی شادی ----------	586
18۔	مسودہ قانون میں ترمیم کانوٹس دینے کے لئے مناسب وقت کا مطالبہ ----------	587
	سرکاری کارروائی	
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	590
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
20۔	مسودہ قانون (پہلی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ----------	591
21۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	603
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
22۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ----------	604
	جمعتہ المبارک، 5۔فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 6	
23۔	ایجنڈا ----------	611
24۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	613
25۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	614
	سرکاری کارروائی	
26۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	615
	قرارداد	
27۔	کشمیری بھائیوں سے یکجہتی کا اظہار ----------	616
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
28۔	مسودہ قانون (ترمیم) قانون عوامی نمائندگان پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	630

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار،8۔فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 7	
29۔	ایجنڈا -----------	633
30۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	635
31۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	636
	تعزیت	
32۔	سابق ممبر اسمبلی و ڈپٹی چیئرمین سینیٹ ملک محمد علی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	637
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	637
34۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	682
	پوائنٹ آف آرڈر	
35۔	چنیوٹ کی ترقیاتی سکیموں کے نام درست کرنے کا مطالبہ -----------	695
36۔	ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال وکٹوریہ بہاولپور کی درمیانی سڑک پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر کا مطالبہ -----------	696
37۔	پولیس لائن لیّہ سے قاضی آباد دورویہ سڑک کے بقایا حصہ کی تعمیر کا مطالبہ -----------	698
	تحاریک التوائے کار	
38۔	یونیورسٹی میں داخلے کے فرسودہ قوانین کی وجہ سے طلباء کو مشکلات کا سامنا (۔۔۔جاری) -----------	700
39۔	راجن پور بچادھ کے مقام ماڑی پر قائم پی اے ہاؤس پر بااثر افراد کا قبضہ (۔۔۔جاری) -----------	701

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
40-	انڈیا سے سبزی اور فروٹ کی درآمد (۔۔۔ جاری) ------------	702
41-	کھانے پینے کی مضر صحت درآمدی اشیاء کی درآمد ------------	703
42-	جناح باغ (لارنس گارڈن) لاہور موٹر سائیکلوں،	
	گاڑیوں کی آمدورفت سے بدحالی کا شکار ------------	706
	توجہ دلاؤ نوٹس	
43-	چنیوٹ: مسلح ڈکیتی و خواتین پر تشدد سے متعلقہ تفصیلات ------------	708
44-	فیصل آباد: ممبر قومی اسمبلی کے گھر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات ------------	710
	پوائنٹ آف آرڈر	
45-	زراعت پر بحث سے قبل ایوان میں وزیر زراعت، وزیر خزانہ اور	
	وزیر خوراک کی موجودگی کو یقینی بنانے کا مطالبہ ------------	711
46-	قواعد معطل کر کے سٹی 42 پر حملہ کی مزمتی قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ------------	712
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
47-	زراعت پر عام بحث ------------	715
48-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	743
	قرارداد	
49-	پاکستان میں میڈیا ہاؤسز پر حملوں کی شدید مزمت ------------	744
50-	زراعت پر عام بحث (۔۔۔ جاری) ------------	745
	منگل، 9-فروری 2016	
	جلد 19: شمارہ 8	
51-	ایجنڈا ------------	767
52-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	769

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
53۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	770
	سوالات (محکمہ مال)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	771
55۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	806
56۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	818
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
57۔	سوال نمبر 2014 اور 2405 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	822
58۔	سوال نمبر 3254، 3529 اور 3690 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	823
	تحاریک استحقاق	
59۔	پولیس چوکی ائرپورٹ سوسائٹی راولپنڈی کے انچارج کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ------------	825
	تحاریک التوائے کار	
60۔	یونین کونسلز نمبر 84 اور 90 بند روڈ لاہور میں قبرستان کی عدم دستیابی ------------	830
61۔	پنجاب کے چھوٹے ملازمین کے سرکاری گھروں کی مرمت نہ ہونا ------------	831
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
62۔	پاکستان سے محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دیئے جانے والے شہیدوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ ------------	837
63۔	مساجد کو بجلی کے بلوں میں عائد ٹی وی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ ------------	840
64۔	تعلیمی اداروں کا تحفظ یقینی بنانا ------------	844

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
65۔	صوبہ کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں انجیوگرافی کی سہولت مہیا کرنے کا مطالبہ ------------	845
66۔	16۔دسمبر کو آرمی پبلک سکول پشاور کے شہید بچوں کے نام سے منسوب قومی دن قرار دینے کا مطالبہ ------------	847
67۔	صوبہ بھر میں غیر قانونی سائن بورڈز کو ہٹانے کا مطالبہ ------------	848
68۔	پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں کمی کے حکومتی فیصلے پر عملدرآمد کرانے کا مطالبہ ------------	849
69۔	جھوٹے مقدمات کی روک تھام کے لئے متعلقہ قوانین میں موزوں ترمیم کا مطالبہ ------------	850
70۔	نادرا اور پاسپورٹ آفس میں خواتین کی تصاویر اتارنے کے لئے خواتین اہلکار تعینات کرنے کا مطالبہ ------------	850
71۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	854
	قرارداد	
72۔	پٹرول کی قیمت چالیس روپے فی لٹر مقرر کرنے کا مطالبہ ------------	854
	بدھ،10۔فروری2016	
	جلد 19:شمارہ 9	
73۔	ایجنڈا ------------	863
74۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	865
75۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	866
	سوالات(محکمہ صحت)	
76۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	867
77۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	910

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
78۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	941
	تحاریک التوائے کار	
79۔	موسمیاتی تبدیلی کے باعث زرعی پیداوار میں شدید کمی ------------	944
80۔	الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کا برن یونٹ بد انتظامی کا شکار ------------	945
81۔	ہائر ایجوکیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور پرنسپل کی پریس کانفرنس ------------	947
82۔	صوبہ میں خناق سے بچوں کی ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ ------------	949
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
83۔	زراعت پر عام بحث (---جاری) ------------	951
	تعزیت	
84۔	سابق ممبر اسمبلی جناب ریاض شاہد کی وفات پر فاتحہ خوانی ------------	987
85۔	زراعت پر عام بحث (---جاری) ------------	987
86۔	انڈکس	

507

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اور آبکاری ومحصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (پہلی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پہلی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پہلی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پہلی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 منظور کیا جائے۔

509

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

جمعرات، 4- فروری 2016

(یوم الخمیس، 24- ربیع الثانی 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٖ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ٱللَّهُ يَرۡزُقُهَا وَإِيَّاكُمۡۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ۝٦٠ وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَسَخَّرَ ٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُۖ فَأَنَّىٰ يُؤۡفَكُونَ ۝٦١ ٱللَّهُ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦ وَيَقۡدِرُ لَهُۥٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ ۝٦٢

سورۃ العنکبوت آیات 60 تا 62

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے (60) اور اگر اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے اللہ نے تو پھر یہ کہاں اُلٹے جا رہے ہیں؟ (61) اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (62)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہر روز شبِ تنہائی میں فُرقت کا جنوں تڑپاتا ہے
دل مجبوری پہ روتا ہے جب یاد مدینہ آتا ہے
اِک ہوک اُٹھے میرے سینے سے آئے پیغام مدینے سے
سرکار کرم کی بھیک ملے میں سائل ہوں تو داتا ہے
سجدوں کی کمائی ایک طرف طیبہ کی گدائی ایک طرف
ہر چیز اُسے مل جاتی ہے جو در پہ نبی کے جاتا ہے
میرا ظرف کہاں تیری بات کہاں میری فکر کہاں تیری ذات کہاں
ادنیٰ سا ایک بھکاری ہوں یہی نسبت ہے یہی ناتا ہے

سوالات

(محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات اوقاف ومذہبی امور اور آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں وقفہ سوالات کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔پہلا سوال نمبر 4833 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم سب کو وقت کا احساس کرنا چاہئے۔بہتر بات تو یہی ہے کہ جن صاحبان نے سوال دیئے ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ on his behalf نہ کریں لیکن ان کو تھوڑا سا احساس ہونے دیں بہتری تو اسی بات میں ہے۔ آگے آپ کی اور ایوان کی مرضی ہے مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے۔اب آپ کر لیں۔

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4833 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس سے متعلق تفصیلات

*4833: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کون کون سی پراپرٹی پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں مکانات کی (اے) کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع ساہیوال میں rating area میں موجود تمام پراپرٹیز جائیدادہائے پر پراپرٹی ٹیکس لاگو ہے، تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی چار (D,E,F,G) کیٹیگریز ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں (اے) کیٹیگری کا اطلاق نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں (اے) کیٹیگری کا اطلاق نہیں ہوا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ (اے) کیٹیگری میں کون کون سے شہر یا اضلاع آتے ہیں جن پر اس کیٹیگری کا اطلاق ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہمارے پانچ شہر لاہور، راولپنڈی، ملتان، فیصل آباد اور گوجرانوالہ (اے) کیٹیگری میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبائی دارالحکومت میں شراب فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*5390: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں کون کون سے مقامات پر پرمٹ کے ساتھ شراب فروخت ہوتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) شراب کی فروخت کن مقامات پر کون سے اوقات کار کے مطابق ہوتی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 14۔2013 میں لاہور میں شراب کی فروخت سے کتنا ریونیو حاصل ہوا؟

(د) شراب کی فروخت سے حاصل شدہ ٹیکس اور ڈیوٹی کی رقم حلال ہے یا حرام؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور میں چار ہوٹلوں کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس (L-2) جاری کئے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، شاہراہ قائداعظم، لاہور

2۔ آواری ہوٹل، شاہراہ قائداعظم، لاہور

3۔ ہوسپٹیلیٹی ان ہوٹل (Hospitality Inn)، 26۔25 ایجرٹن روڈ، لاہور

4۔ ایمبیسیڈر ہوٹل، 7۔ڈیوس روڈ، لاہور

(ب) اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 8:00 بجے

وقفہ: دوپہر 1:00 بجے تا 3:00 بجے روزانہ

ناغہ: بروز جمعتہ المبارک۔

(ج) مالی سال 14-2013 میں لاہور میں شراب کی فروخت پر ضلع لاہور میں Vend Fee کی مد میں 725.951 ملین روپے خزانہ سرکار میں جمع کرائے گئے۔

(د) شراب کی فروخت سے حاصل شدہ ٹیکس اور ڈیوٹی ایکسائز ایکٹ 1914 کے تحت وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی نظر میں بھی یہ سوال ہے اور پورے ایوان کے سامنے بھی یہ سوال ہے۔ آپ قرآن کے حوالے کو لے لیں، حضرت محمدؐ کے فرامین کو لے لیں اور آئین پاکستان کو بھی لے لیں جس کا سیکشن 2-A کہتا ہے کہ اس ملک کے اندر governance اللہ کی ہو گی اور کسی بھی حالت میں شراب حلال نہیں ہے۔ حضرت محمدؐ کو جب یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تو مدینے کے اندر جو شراب پینے والے تھے انہوں نے سارے برتن توڑے اور پانی کی طرح مدینے کی گلیوں میں شراب فروخت ہوتی تھی اور کسی بھی صورت میں اس کی اجازت غیر مسلموں کے لئے بھی نہیں تھی۔ مجھے یاد ہے کہ 2002 سے 2007 میں جب میں اسمبلی کا ممبر تھا تو یہ سوال آیا تھا اور حکومتی بنچز کی طرف سے جو اس وقت کے وزیر تھے ان کی طرف سے جواب آیا تھا کہ یہ ہمارے مسیحی بھائی شراب

پیتے ہیں للذا ہم ان کے لئے allow کرتے ہیں کیونکہ وہ اس ملک میں رہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ اپوزیشن اور حکومتی بنچوں پر بھی جو ہمارے مسیحی تھے وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں بھی شراب حرام ہے اور ہمارے نام پر آپ مسلمان شراب پیتے ہیں۔ یہ 700 ملین روپے کی جو آمدنی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر دودھ کا بہت بڑا کڑاہا ہو اور اس میں اگر دو قطرے پیشاب یا شراب کے ڈال دیئے جائیں اور کہا جائے کہ اس کو پیو تو آپ اور کوئی بھی مسلمان اس کو نہیں پیئے گا۔ یہ ساری کی ساری چند ٹکوں کی خاطر۔۔۔

جناب سپیکر: جس نے یہ قطرے ڈالنے ہیں اس کا اپنا ایمان خراب ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایمان تو خراب ہو گا لیکن آنکھوں سے دیکھ کر تو ہم اس کو نہیں پیئیں گے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو جز (د) کا جواب دیا ہے اب ہم چونکہ compromise کرنے لگ گئے ہیں۔ میں نے جز (د) میں سوال کیا تھا کہ شراب کی فروخت سے حاصل شدہ ٹیکس اور ڈیوٹی کی رقم حرام ہے یا حلال ہے؟ 8۔دسمبر 2014 کو میں نے یہ سوال دیا تھا 23۔جنوری کو اس کی ترسیل ہو گئی تھی اور 20۔مارچ کو موصول ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میرے خیال میں جو جو آپ نے پوچھا ہے اس کا انہوں نے تفصیلی جواب دیا ہے اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو پھر بتائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے پاس اتنا وقت تھا یہ اگر چاہتے اور ابھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تو مفتی نہیں ہوں۔ ان کے پاس کافی وقت موجود تھا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ شراب کی فروخت سے حاصل شدہ ٹیکس اور ڈیوٹی کی رقم حرام ہے یا حلال ہے؟ اس کا جواب مجھے دے دیں کیونکہ سوال لکھا ہوا ہے اور اس کا جواب انہوں نے نہیں لکھا۔ یہ میرا اس اصل سوال میں سے ہے ضمنی سوال تو میں بعد میں کروں گا پہلے یہ مجھے میرے اصل سوال کا جواب تو دے دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! حلال یا حرام کا بتانا حکومت کا کام نہیں ہے۔ ہم آئین و قانون کے مطابق اس پر ٹیکس وصول کر رہے ہیں اور مزید جو انہوں نے کہا ہے کہ جو غیر مسلم ہیں ان کے لئے یہ ایک provision ہے۔ اس میں ہم نے کوئی بھی جو لائسنس وغیرہ issue کئے ہوتے ہیں، وہ ہم نے مسلمانوں کو issue نہیں کئے ہوئے ہیں۔ جو غیر مسلم ہیں ان کی ایک

provision ہے اور یہ جو 1979 کا حدود آرڈر ہے اس کے مطابق اس کی فروخت اور تمام لائسنس دیئے گئے ہیں وہ اس کے مطابق ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بات بالکل clarity کے ساتھ موجود ہے۔ میں صرف وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں بتائیں کہ موجودہ مالی سال میں کیا یہ بیٹھ کر شراب کے دھندے کو جو کہ پوری کی پوری ہماری exchequer کو حرام کر دیتی ہے اس کو ختم کرنے کی کوئی اس حوالے سے منصوبہ بندی کریں گے اور اس پر پابندی لگائیں تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ تو حکومت کی طرف سے ہے کہ اگر وہ کوئی legislation کر کے اس کو کرنا چاہتے ہیں تو میری طرف سے پھر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تو جو محکمے کے فرائض میں شامل ہے اس کے مطابق یہ ٹیکس collect کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! الحمدللہ انہوں نے کہا ہے کہ اس پر legislation ہو سکتی ہے۔ اپوزیشن جب legislation لاتی ہے تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ یقین دہانی کروائیں گے کہ اس سال شراب کی فروخت پر ممانعت کے لئے کوئی legislation لے آئیں گے تو میں بیٹھ جاتا ہوں اور میرا اعتراض بھی ختم ہو جائے گا۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ تو لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ discuss کرنا پڑے گا۔ اگر لاء منسٹر صاحب یہاں ہوتے تو وہ اس کا جواب دے سکتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کوئی positive یقین دہانی نہیں ہے۔ ایوان کے دونوں طرف میرے بہن بھائی بیٹھے ہیں اور ہم اپوزیشن کے لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ میں سب سے درخواست کروں گا کہ یہ جو معاملہ ہے اس پر ایک منٹ کے لئے ہم سب ٹوکن بائیکاٹ کریں کیونکہ یہ کوئی اچھا معاملہ نہیں ہے۔ ہماری ہر چیز حرام ہو رہی ہے۔ آپ حکومتی بنچز والے بھی تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف نے ایک منٹ کے لئے ٹوکن بائیکاٹ کیا)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، جی، وہ آ جائیں گے آپ ان کو نہ کہیں آپ اپنی بات کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں میری آواز ڈاکٹر صاحب تک بھی جا رہی ہو گی۔ ویسے تو شراب کی فروخت حرام ہی ہے لیکن یہ

صرف non-Muslims کے لئے provision ہے۔ یہ جو ہم ٹیکس اکٹھا کرتے ہیں وہ غیر مسلم جن میں foreigner اور لوکل جو ہمارے غیر مسلم لوگ ہیں ان ہی کے زیر استعمال ہوتی ہے تو اس حوالے سے ہم یہ taxes collect کرتے ہیں۔ Otherwise آپ کو بھی پتا ہے اور سب کو پتا ہے کہ پاکستان میں شراب حرام ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تو واک آؤٹ پر ہیں۔ نہیں، نہیں ایسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات مجھے سمجھ آ گئی ہے لیکن اب اسے چھیڑنے کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہماری مسیحی برادری میں بھی شراب حرام ہے تو پھر non-Muslim میں کیوں اجازت ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے کوئی Christians کا نام نہیں لیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پھر ان کو چاہئے کہ یہ اپنی کمیونٹی سے بات کریں کہ وہ کیوں ہمیں لائسنس کے لئے apply کرتے ہیں اور دوسرے non-Muslim apply کرتے ہیں تو ہم ان کو پرمٹ دیتے ہیں۔ ان ہی کی request پر حدود آرڈر 1979 میں یہ provision رکھی گئی تھی کہ non-Muslims کے لئے اس کی فروخت ہو گی۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہمارے تو اور بھی بہت سے مطالبات ہیں اس کی ہی اجازت کیوں دی گئی ہے؟ پچھلے سال آپ نے دیکھا ہے کہ جنوری میں کتنے لوگ زہریلی شراب سے بیمار اور مر گئے ہیں۔ مسیحی برادری میں اس کی اجازت نہیں ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیوں اس کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی ہماری کمیونٹی اس چیز کی اجازت دیتی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایک تو چلیں یہ local non Muslims ہیں ان کی بات کر رہی ہیں لیکن یہاں پر foreigner بھی ہیں ان کو بھی ہم لائسنس issue کرتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ جو foreigner ہیں جو کہ non-Muslims ہیں وہ تو اس کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ یہ اپنی کمیونٹی میں بیٹھ کر بات کریں اور کوئی legislation اگر لانی ہے تو ان کی طرف سے آئے تو میرا خیال ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ last time بھی اس پر بات ہوئی تھی تو میں نے اور میرے ساتھیوں نے برملا یہ بات کہی تھی کہ کوئی بھی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا ہے چاہے وہ مسلم، مسیحی یا کوئی اور مذہب ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی بات اس وقت کہی تھی کہ یہ ہماری مسیحی برادری ہے۔ آپ جب ان کو لائسنس issue کرتے ہیں تو آپ نے کبھی ان کا معیار دیکھا ہے کہ جن کو لائسنس جاری کیا جاتا ہے وہ کام کیا کرتا ہے اور کس category میں کام کرتا ہے آیا کہ یہ بہت بڑا آفیسر، ڈاکٹر، انجینئر یا کوئی کاروبار کرتا ہے۔

جناب سپیکر: غوری صاحب! یہ بزنس کے لئے لائسنس کہاں سے آ گیا۔ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے لہٰذا مہربانی کریں۔ جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیجئے میری بات سن لیں۔ یہ میری کمیونٹی کی بات ہے۔

جناب سپیکر: غوری صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ یہ بات ہو گئی ہے محترمہ بھی کمیونٹی کی بات کر گئی ہیں اور اب آپ نے بھی کرنی ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! یہ ساری دنیا کے foreigner کی بات کرتے ہیں۔ یہ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے لہٰذا اس پر پابندی ہونی چاہئے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! انہوں نے ساری دنیا کی بات کی ہے تو میرے خیال میں اس ایوان میں بیٹھے تمام معزز ممبران کو یہ پتا ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی لوگ جن کا Christianity یا دوسرے مذاہب سے تعلق ہے وہاں پر شراب اور اس طرح کی دوسری چیزیں سرعام فروخت ہوتی ہیں اور وہاں پر باقاعدہ اس کے لئے جگہیں بنی ہوتی ہیں جہاں پر وہ بیٹھ کر استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہمیں ان باتوں سے کیا سروکار ہے آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں ایسی باتیں نہ کریں؟ ہم اپنے ملک کی بات کرتے ہیں۔ بڑی مہربانی۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے ساری دنیا کی بات کی تھی میں نے پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک کی بات کی ہے میں پاکستان کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لائے)

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ آپ دونوں صاحبان تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2930 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5854 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سال 14-2013 میں وصولیوں کے حدف سے متعلقہ تفصیلات

*5854: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 14-2013 کے لئے محکمہ ایکسائز کا وصولیوں کا ہدف کیا تھا؟

(ب) سال 2014 میں محکمہ ایکسائز نے دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی۔

(ج) اگر ریکوری ہدف کے مطابق نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں۔

(د) سال 14-2013 محکمہ ایکسائز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا مدوار تفصیلات فراہم کی جائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ٹوبہ سنگھ میں سال 14-2013 کے لئے وصولیوں کا ہدف۔/11,71,82,070 روپے تھا۔

(ب) سال 14-2013 میں محکمہ ایکسائز نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں۔/13,45,12,914 روپے کی وصولی کی۔

(ج) ریکوری دیئے گئے حدف سے 15 فیصد زیادہ تھی جو کہ محکمہ کی اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت ہے۔

(د) سال14۔2013میں محکمہ ایکسائز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تنخواہوں کی مد میں 5,220,000/روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا جس میں۔ 5,172,532/روپے خرچ ہوئے۔ اسی طرح الاؤنسز کی مد میں فراہم کئے گئے۔ 5,285,000/روپے بجٹ میں 5,249,780/روپے خرچ ہوئے۔ دیگر مد میں فراہم کئے گئے۔ 1,340,000/روپے بجٹ میں سے 1,210,404/روپے خرچ ہوئے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال14-2013کے لئے محکمہ ایکسائز کا وصولیوں کا ہدف کیا تھا اور جز(ب) میں پوچھا تھا کہ 2014 میں محکمہ ایکسائز نے دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی؟ جواب کے جز(ب) میں اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ کاٹن فیس میں 16 فیصد کمی ہوئی ہے یا16 فیصد رقم کم وصول ہوئی ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں اور جن مدات میں یہ وصولی زائد ہوئی ہے ان کی وجوہات کیا ہیں؟ وزیر موصوف اس کی تفصیل بتا دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر یہ اس کو دیکھیں تو ہماری recovery میں اضافہ ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں جتنے بھی ایگریکلچر سے related ممبران ہیں جن کا ان areas سے تعلق ہے جہاں پر کاٹن پیدا ہوتی ہے اور اُن کو یہ بھی پتا ہے کہ کاٹن فیس ایک معمولی سا ٹیکس ہے جو ہم کاٹن پر لیتے ہیں۔ ابھی اس سال بھی کاٹن کی فصل بہتر نہ ہونے کی وجہ سے وہ decline کی طرف ہی چل رہا ہے جس کی وجہ سے کمی آئی ہے۔ باقی overall ہماری taxation کی طرف دیکھیں تو اس میں اضافہ ہوا ہے۔ جس طرح انہوں نے14-2013اور15-2014کا پوچھا ہے تو15-2014میں overall taxation میں زیادہ بہتری آئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(د) میں سوال تھا کہ 14-2013 میں محکمہ ایکسائز ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، مدوار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو تفصیلات فراہم کی گئی ہیں اس میں دفتر کے کرایہ کا بجٹ 2لاکھ 40ہزار روپے ہے اور خرچہ 2لاکھ 35ہزار روپے ہے۔ میری معلومات کے مطابق ایکسائز کا دفتر گورنمنٹ پراپرٹی میں ہے۔ اگر گورنمنٹ پراپرٹی میں دفتر ہے تو یہ کرایہ کس کو دیتے رہے ہیں، ذرا اس کی تفصیل بتادیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مجھے بتایا گیا ہے کہ اُدھر دفتر انہوں نے کرایہ پر ہی لیا ہوا ہے۔ اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کی بلڈنگ ہے تو میں محکمہ سے اس کی detail check کر لیتا ہوں جبکہ میرے علم کے مطابق کرایہ پر ہی ہے۔ آپ کے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی sub offices بھی بنے ہوئے ہیں جو کرایہ پر لئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے overall ان کا کرایہ یہاں پر show کیا ہوا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سارے دفاتر ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیں یا کسی تحصیل میں ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): یہ کوئی sub offices تحصیلوں میں بنے ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ دونوں ہی ایک دوسرے کو بتا رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں پھر میری ضرورت تو نہیں ہے۔ آپ مجھ سے بات کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ہی پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ دونوں آپس میں direct نہ ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ہی پوچھ رہا ہوں۔ اس کے علاوہ انہوں نے یونیفارم کے لئے بجٹ صفر فیصد رکھا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایکسائز کے افسران اور constables جو خصوصاً taxation کی وصولی کے لئے باہر جاتے ہیں اُن کی یونیفارم ہوتی ہے جو کہ محکمہ ہی مہیا کرتا ہے۔ اگر بجٹ صفر ہے تو پھر وہ یونیفارم کہاں سے آتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جس سال کا انہوں نے پوچھا ہے اس سال بجٹ نہیں رکھا گیا مگر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہمارے بہت تھوڑے سے افسران ہیں جنہوں نے

یونیفارم پہنی ہوتی ہے لہٰذا اس سے پچھلے یا اگلے سال میں یونیفارم کے لئے بجٹ رکھا گیا ہوگا کیونکہ انہوں نے 2013-14 کا پوچھا ہے تو اس سال ہم نے یونیفارم کے لئے کوئی خرچ نہیں کیا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا یہ mandatory نہیں ہے کہ ہر سال یونیفارم کے لئے انہیں رقم فراہم کی جائے گی؟

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات بھی مان لیں گے۔ اس کے علاوہ کوئی اور ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کے آگے انہوں نے جو تفصیلات دی ہوئی ہیں اس میں ڈاک اور ٹیلی گراف کے لئے صفر، ٹیلیفون اور ٹرنک کال صفر، بجلی صفر، بلڈنگ کا کرایہ صفر، سفری الاؤنس صفر، پٹرول چارجز صفر، دفتری سٹیشنری کے لئے صفر ہے جبکہ ایک جگہ پر یہ کہتے ہیں کہ 2 لاکھ 40 ہزار روپیہ کرایہ کی مد میں تھا۔ ان دونوں میں کون سی چیز درست ہے؟

جناب سپیکر: ان کو آپ جیسا کوئی volunteer پہلے مل گیا ہوگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک ہی سال میں دو مختلف statements ہیں۔ دوسرے صفحے پر دیکھیں تو اس میں صفر صفر کی لائن لگی ہوئی ہے۔ ان کی کون سی بات درست مانی جائے، پہلی یا دوسری درست مانی جائے؟ منسٹر صاحب ذرا محکمہ والوں سے پوچھ لیں کہ وہ کر کیا رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو میرے پاس detail ہے اس میں ایسا نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: دوسرا صفحہ دیکھیں جو نیچے لگا ہوا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں second page ہی دیکھ رہا ہوں اس میں انہوں نے وہی detail دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ صفحہ نمبر 6 ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے پاس صفحہ نمبر 7 ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں صفحہ نمبر 6 اور 7 اکٹھے ہی لگا دیئے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مدوار تفصیل بجٹ اور خرچہ برائے سال 2013-14 اور code بھی لگے ہوئے ہیں جس میں کچھ percent لکھا ہوا ہے باقی zero, zero, zero ہی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کو ساری detail دے دی گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر تفصیل دے دی گئی ہے تو پھر بقیہ تفصیل کی کیا ضرورت ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ کوئی typing mistake بھی ہو سکتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں خیال کی بات نہیں ہونی بلکہ specific بات ہونی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ساری چیزیں پچھلے صفحہ پر explain کر دی گئی ہیں اور اس پر ان کی amounts بھی لکھی ہوئی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ پوری detail نہیں ہے۔ اس میں زیادہ وضاحت اگلے صفحات میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو اپنے سٹاف سے پوچھ لینا چاہئے کہ یہ کر کیا رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بالکل اس کو دوبارہ check کر لیتا ہوں کہ کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جی، شکریہ

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں check کر کے بالکل اِن کو بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب سوال تو pending ہو گیا ہے۔ اب جب ٹائم آئے گا تو پھر بتا دیجئے گا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، آپ on her behalf ہیں۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2938 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ فائزہ احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: داتا دربار پر جوتوں اور سٹینڈز سے ہونے والی
آمدن واوور چارجنگ کی تفصیلات

*2938: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داتا دربار لاہور سے جوتوں اور پارکنگ سٹینڈز کے ٹھیکہ سے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(ب) جوتوں کے کتنے سٹال ہیں اور ان کا ٹھیکہ علیٰحدہ علیٰحدہ دیا جاتا ہے یا ایک ہی فرم / شخص کے پاس ہے، ان کے نام وپتاجات بتائیں؟

(ج) پارکنگ سٹینڈ کتنے ہیں اور کہاں کہاں ہیں اور ان کا ٹھیکہ کس کس کے پاس ہے اور یہاں پر کار / موٹر سائیکل / سائیکل / بس / وین سے کتنی رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان پارکنگ سٹینڈز اور جوتوں کی جگہ پر زائرین / عقیدت مندوں سے زیادہ رقم چارج کی جاتی ہے اور زائد چارجنگ میں ان کے ٹھیکیداروں کو یہاں پر تعینات سرکاری ملازمین کی سرپرستی حاصل ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت محکمہ انٹی کرپشن پنجاب یا ایف آئی اے سے اس کی تحقیقات کروانے اور اس بابت باقاعدہ ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف ومذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) داتا دربار زون میں حفاظت پاپوش کی آمدن برائے بابت سال 12-2011، مبلغ -/1,72,00,000 روپے ہوئی اور سال 13-2012 مبلغ -/1,62,00,000 روپے ہوئی۔ کار پارکنگ بابت جولائی تا ستمبر 12-2011 مبلغ -/4,41,050 روپے ہوئی بعد ازاں یہ ٹھیکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنے تصرف میں لے لیا۔

(ب) حفاظت پاپوش کے کل سات سٹال ہیں۔ اس کا ٹھیکہ ایک ہی فرم میسرز فیضان کمیونیکیشن راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے پاس ہے۔

(ج) داتا دربار پر پارکنگ سٹینڈ ایک ہی ہے۔ جس میں صرف کار اور موٹر سائیکل کھڑی کی جاتی ہیں۔ جس میں حکومت پنجاب کی طرف سے منظور شدہ اجرت فی کار -/20 روپے اور فی موٹر سائیکل -/10 روپے وصول کی جاتی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ نہ تو یہاں پر زیادہ رقم چارج کی جاتی ہے اور نہ ہی کسی سرکاری ملازم کا دخل ہے۔

(ہ) شرائط نیلام کے برعکس اگر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری ایکشن لیتے ہوئے حسب شکایت جرمانہ کیا جاتا ہے۔ جو بعد ازاں محکمہ کے اکاؤنٹ میں جمع کروادیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شکایت موجود ہے تو محکمانہ کارروائی کے بعد انٹی کرپشن سے انکوائری بھی کرائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(د) میں سوال کیا گیا ہے کہ کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان پارکنگ سٹینڈز اور جوتوں کی جگہ پر زائرین سے زیادہ رقم charge کی جاتی ہے جس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کیونکہ یہاں پر زیادہ رقم charge کی جاتی ہے اور نہ ہی کسی سرکاری ملازم کا دخل ہے۔ میں پوری ذمہ داری اور personal experience سے بتا رہی ہوں کہ یہاں پر رقم زیادہ charge کی جاتی ہے اور آنے والے زائرین کو morally pressure دے کر اُن کو force کیا جاتا ہے کہ وہ ان جوتوں کے لئے زیادہ payment کریں گو کہ وہاں پر چوبیس گھنٹے اعلان ہو رہا ہوتا ہے کہ جوتوں کے لئے دو روپے مقرر ہیں اس سے زیادہ کوئی payment نہ کرے۔ اس اعلان کی موجودگی میں وہاں کے ملازمین -/10 روپے سے لے کر -/100 روپے تک بہت زیادہ charge کرتے ہیں۔ یہ میں اپنا ذاتی تجربہ بتا رہی ہوں اس لئے یہ جواب غلط دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی long shoes والے ایسے صاحب تو نہیں تھے جن کو اتنے پیسے پڑ گئے ہوں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں اس میں یہ عرض کروں گا کہ محترمہ نے خود بھی یہی فرمایا ہے کہ وہاں پر اعلان بھی ہو رہا ہوتا ہے اور باقاعدہ لکھا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی زائد charge کرتا ہے تو اُس کے خلاف شکایت کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس کوئی شکایت آئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! ہمیں اس طرح کی کوئی شکایت نہیں آئی۔ جز(د) میں ہم نے بتایا بھی ہے کہ اگر اس طرح کی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اُس پر فوراً action بھی لیا جاتا ہے اور جرمانہ بھی ہوتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں محترمہ

کی انفارمیشن کے لئے صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سال ٹھیکیدار کے خلاف 30 کے قریب شکایات موصول ہوئی تھیں جن پر اسے 40ہزار روپے کے قریب جرمانہ بھی کیا گیا تھا۔ اس کو unattended نہیں چھوڑا جاتا اور اگر ایسی کوئی شکایت آتی ہے تو یقیناً اُس پر action لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ مائیک کو ٹھیک کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ آپ کا موبائل تو نہیں ہے جس کی وجہ سے شور ہو رہا ہے، اگر ہے تو پلیز اس کو بند کر دیں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 5855 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پراپرٹی ڈیلرز کے کاروبار سے متعلقہ تفصیلات

*5855: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ڈیلرز کے لئے The Punjab Real Estate Agents & Motor Vehicles Dealer (Regulation of Business Ordinance 1980 کے تحت لائسنس بنوانا ضروری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے محکمہ ایکسائز نے کتنے افراد کو لائسنس جاری کئے ہیں اور لائسنس کی فیس کیا ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے پراپرٹی ڈیلر کام کر رہے ہیں کیا محکمہ کے پاس ان کا مکمل ریکارڈ موجود ہے، کتنے لائسنس کے ساتھ اور کتنے بغیر لائسنس کام کر رہے ہیں۔

(د) کیا محکمہ اس کاروبار کو ریگولرائز کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ ایکسائز نے 50 پراپرٹی ڈیلرز کے لائسنس جاری کئے ہیں اور فی کس سکیورٹی فیس مبلغ 10000 روپے ہے۔ جو صرف ایک دفعہ جمع کروائی جاتی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رجسٹرڈ 50 پراپرٹی ڈیلرز کام کر رہے ہیں اور اُن کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) محکمہ پہلے ہی اس سلسلہ میں متعلقہ لائسنس داران کو رجسٹرڈ کر کے اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ ہے کہ کیا پراپرٹی ڈیلرز سے صرف لائسنس کی فیس ہی لی جاتی ہے یا کوئی سالانہ فیس بھی ان پر عائد ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں انہیں بتا رہا ہوں کہ جب سوال کا جواب بھیجا گیا تھا تو ہمارے پاس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز کی تعداد 50 تھی مگر اس وقت جو existing position ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے تو 81 پراپرٹی ڈیلرز کو رجسٹرڈ کیا ہے یعنی پچھلے 8/7 ماہ میں ہم نے اور لوگوں کو بھی شامل کیا ہے۔ یہاں پر جو ہم نے وضاحت کی ہے کہ سکیورٹی فیس مبلغ 10 ہزار روپے ہے جو ہم ان سے لیتے ہیں اور اس کے علاوہ پروفیشنل ٹیکس سالانہ پانچ ہزار روپے ہم ان سے وصول کرتے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ پراپرٹی ٹیکس تو یہ وصول کرتے ہیں لیکن پراپرٹی ڈیلر کا لائسنس کیوں جاری کرتے ہیں کیونکہ ان کا تو کوئی ان کے ساتھ واسطہ ہی نہیں ہے۔ وہ تو ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے ساتھ deal کرتے ہیں، ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے ساتھ deal کرتے ہیں، سارے گھپلے کرتے ہیں، لوگوں کے پلاٹ فروخت کرتے ہیں، دندناتے پھرتے ہیں اور ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے تو ان کا کیا حق بنتا ہے کہ پراپرٹی ڈیلرز کو لائسنس جاری کریں؟ وہ حق تو بنتا ہے ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کا یا ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کا تو منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! The Punjab Real Estate Agents & Motor Vehicles Dealer (Regulation of Business Ordinance 1980 کے تحت لائسنس بنوانے ضروری ہیں جتنے ریئل اسٹیٹ کے ڈیلرز ہیں اور موٹر ڈیلرز ہیں تو اس حوالے سے ہم ان سے لائسنس کی فیس وصول کرتے ہیں اور ان سے پروفیشنل ٹیکس بھی لیا جاتا ہے اور ان سے سکیورٹی لے کر انہیں لائسنس دیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے پراپرٹی ڈیلرز کام کر رہے ہیں، کیا محکمہ کے پاس ان کا مکمل ریکارڈ موجود ہے، کتنے لائسنس کے ساتھ اور کتنے لائسنس کے بغیر کام کر رہے ہیں؟ جو فہرست مجھے دی گئی ہے وہ 50 لوگوں کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب latest position انہوں نے بتادی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں وہی عرض کرنے جارہا ہوں کہ کیا منسٹر صاحب on the floor of the House اس بات کو admit کرتے ہیں کہ یہ تعداد 81 ہی ہے اور اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے کیونکہ میں نے مکمل ریکارڈ مانگا ہے؟

جناب سپیکر: جو ریکارڈ میں آیا ہے وہ انہوں نے بتادیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کی کہ محکمہ کام کر رہا ہے تو آپ کے پاس جب اسمبلی میں جواب بھیجا تو اس وقت 50 ڈیلرز تھے اور اب 81 ڈیلرز ہیں تو ہمارا سٹاف اور آفیسر زان کو دیکھتے رہتے ہیں اور نئے لوگوں کو اس میں شامل کرتے رہتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ پچھلے 7/8 ماہ میں یہ تعداد 50 سے 81 ہو گئی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے پانچ ہزار روپے وصول کیا ہے جبکہ اس کی فیس 10 ہزار روپے ہے تو یہ تمام ڈیلرز سے پانچ ہزار روپے ہی وصول کیا گیا ہے کیا اس میں کوئی "مک مکا" ہے کہ 10 ہزار روپے کی بجائے لسٹ میں سب سے پانچ پانچ ہزار روپے وصول کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: "مک مکا" کی بات نہ کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر نے دیکھا نہیں کہ سکیورٹی فیس 10 ہزار روپے ہی لی گئی ہے اور اس کے علاوہ پانچ ہزار روپے پروفیشنل ٹیکس سالانہ ہے جو ہر سال ان سے لیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 5571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5571: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کی حدود میں محکمہ اوقاف کی اراضی کتنی ہے، اس سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/ٹھیکہ/پٹہ پر ہے۔

(ج) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔

(د) مذکورہ اراضی کا قبضہ واگزار کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کی کل 738 کنال 16 مرلے اراضی ہے اور اس سے مبلغ 13,63,748/- روپے سالانہ آمدن حاصل ہوئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ کی 717 کنال 18 مرلے اراضی لیز/ٹھیکہ پر ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں 9 کنال ایک مرلہ پر ناجائز قبضہ ہے ناجائز قابض نے ایڈیشنل سیشن جج گجرات کی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(د) حکم امتناعی کی وجہ سے کارروائی عمل میں نہ لائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے اور میں ان سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ وہاں پر فی ایکڑ لیز کا ریٹ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں ریٹ کا نہیں پوچھا تھا بلکہ صرف اس کی آمدنی کا پوچھا تھا تو اس کی سالانہ آمدنی بتائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے آمدن کا پوچھا تھا ریٹ کا نہیں پوچھا تھا اور ہر جگہ کا ریٹ مختلف ہوتا ہے۔ ہر ایکڑ کا مختلف ریٹ ہوتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں۔یہاں پر ریٹ مختلف نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ٹوٹل بتا دی ہے اس لئے انہیں ریٹ کا پتا ہونا چاہئے۔ چلیں، میں ان کی تھوڑی مدد کر دیتی ہوں کہ اگر انہیں پتا نہیں ہے تو 14ہزار روپے فی ایکڑ وہاں کا ریٹ ہے۔اب میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ وہاں پر اس وقت عام ریٹ کیا ہے اور کیا 14ہزار روپے فی ایکڑ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! محکمہ کی پالیسی ہے کہ جو بھی نئی زمین لیز پر دی جاتی ہے تو اس کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ کلکٹر سے اس کی price assessment لی جاتی ہے تو جو price value یا assessment وہ دیتے ہیں اس پر اس زمین کا فی ایکڑ ریٹ fix کیا جاتا ہے اور اس کے بعد open auction ہوتی ہے پھر اس کے بعد فیصلہ ہوتا ہے۔ بڈز کم بھی ہو سکتی ہیں اور زیادہ بھی ہو سکتی ہیں تو اس حساب سے اس کا ریٹ طے ہو جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! گجرات میں ریٹ اندازاً بتا رہی ہوں جو تقریباً 50ہزار سے 70ہزار روپے فی ایکڑ کم از کم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے auction کر کے یہ ریٹ دیا ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! مختلف جگہ پر مختلف ریٹ ہو سکتے ہیں کیونکہ ہر زمین کی ایک جیسی value نہیں ہو سکتی۔اب کوئی اچھی زمین ہے اور کوئی اس سے کم پیداوار والی زمین ہے تو اس حساب سے ان کے ریٹ کا تعین ہوتا ہے۔ میں نے پہلے عرض کیا کہ اس سارے عمل کو شفاف بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ کلکٹر سے ریٹ لئے جاتے ہیں جو کہ assess کر کے دیتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! وہاں پر اوسط ریٹ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! ہر ایکڑ اور ہر زمین کا مختلف ریٹ ہے، ہر گاؤں کا مختلف ریٹ ہو گا اور ہر موضع کا مختلف ریٹ ہو گا، ہر تحصیل کا

ریٹ مختلف ہو گا مطلب یہ ہے کہ ہر جگہ پر زمین کی value مختلف ہو جاتی ہے جس کے حساب سے لامحالہ ریٹ بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اوسط کا مطلب یہ نہیں ہے کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ بلکہ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ اوسط ریٹ بتا دیں کیونکہ جب آپ نے پوری calculations دی ہیں تو اوسط ریٹ کا آپ کو پتا ہو گا۔ جس طرح میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ وہاں پر اوسط ریٹ 50 ہزار سے 70 ہزار روپے فی ایکڑ ہے تو اب 14 ہزار روپے فی ایکڑ لیز پر پتا نہیں آپ نے کس قانون کے تحت دی ہوئی ہے اور وہاں پر پتا نہیں کس طریقے سے auctions ہوتی ہیں اور کیا ہوتا ہے؟ جو طریق کار یہ بتا رہے ہیں تو میرا نہیں خیال۔۔۔

جناب سپیکر: یقیناً وہاں open auction ہوتی ہو گی اور وہ 14 ہزار میں جائے، 15 ہزار روپے میں جائے یا 12 ہزار روپے میں جائے تو مختلف ریٹ چلتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! auction ہونے کے پراسیس کا آپ کو پتا ہے اور اگر اتنا کم ریٹ ہو تو اس کی کوئی مثال دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے اور محترمہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس طرح سے اوسط۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی زمین بنجر ہوتی ہے، کوئی نہری ہوتی ہے، کوئی بارانی ہوتی ہے، کوئی نل نہری ہوتی ہے اور کوئی نل پلائی ہوتی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اتنی بڑی اراضی 14 ہزار روپے فی ایکڑ دی جا رہی ہے جبکہ گجرات میں اچھی خاصی مہنگی زمینیں ہیں اور جن زمینوں کا مجھے پتا ہے اور جو جگہ یہ لیز پر دی گئی ہے تو یہ بہت مہنگی زمینیں ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ صرف 14 ہزار روپے فی ایکڑ زمین کس طریقے سے دی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! اس وقت یہ مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہو جاتا اگر محترمہ اس وقت bid میں شامل ہو جاتیں اور انہیں refuse کر کے کسی دوسرے کو prefer کیا جاتا تو محترمہ پھر یہ کہہ سکتی تھیں کہ ہماری کسی سے ملی بھگت ہے۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے تو ملی بھگت کہا ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): محترمہ! اگر ایک منٹ میری وضاحت سن لیں تو واضح ہو جائے گا۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کا محکمہ ہے اور ان کے علم میں ہونا چاہئے کہ وہاں پر زمین کا فی ایکڑ ریٹ کیا ہے کیونکہ جب سوال کا جواب obviously آتا ہے تو اس سوال کو pending کر کے مہربانی کر کے تفصیل کا پتا کر کے مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھیں میں اس سوال کو pending نہیں کروں گا مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہیں جو جواب پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے رہے ہیں وہ average بھی نہیں بتا پائے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترم! آپ تشریف رکھیں آپ کیا بات کر رہے ہیں اُن کا سوال ہے اُنہیں بات پوچھنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: چلیں اس کا نہیں پتا تو یہ معلوم کر لیں کہ وہاں پر 14 ہزار روپے فی ایکڑ کس طرح دی جا رہی ہے اس کو دوبارہ سے چیک کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو چیک کروا لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے علاوہ کتنی اراضی ہے جو کہ محکمہ کے اپنے استعمال میں ہے اور وہ کس مقاصد کے لئے استعمال ہو رہی ہے اور اُس میں سے کتنی آمدنی آ رہی ہے، کچھ تو لیز پر ہے اور کچھ قبضے میں ہے، باقی کتنی ہے اس پر کتنی آمدنی آئی ہے اور اُس کی utilization کس طرح ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کون سے سال کی بات ان سے پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں ٹوٹل 738 کنال کا پوچھ رہی ہوں جو انہوں نے بتائی ہے کہ ٹوٹل اتنی اراضی ہے میرا تینوں چاروں جز کا ملا کر سوال ہے کہ کچھ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ لیز پر اتنی ہے، کچھ قبضے میں ہے جس کا کیس عدالت میں چل رہا ہے وہ تو زیر بحث نہیں ہے۔ تیسری چیز میں پوچھ رہی

ہوں جو بچ جاتی ہے تو وہ کتنی ہے اُس کی utilization کس طرح کر رہے ہیں اور اُس میں سے کوئی آمدنی ہے اگر آمدنی ہے تو وہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو آپ کے قبضے میں ہے محترمہ اُس کی آمدنی پوچھ رہی ہیں وہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! ضلع گجرات میں اوقاف کی ٹوٹل زمین 738 کنال اور 16 مرلے ہے اُس پر 13 لاکھ 63 ہزار 748 روپے سال 16-2015 کی آمدن ہے۔ اب اُس میں 717 کنال اور 18 مرلے اراضی لیز پر دی گئی ہے اور اُس کی وہ سالانہ آمدن ہے اُس میں سے 9 کنال اور 1 مرلہ پر ناجائز قابض ہیں اُس کا کیس کورٹ میں چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: اُس کا نہیں پوچھ رہی وہ تو عدالت میں زیر سماعت ہے اُس کو تو پوچھ ہی نہیں سکتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ خود کہہ رہے ہیں یہ اتنا یہ اُتنا تو ان کو calculator دے دیں، مائنس کر دیں اس میں سے بتادیں کہ کتنی اراضی باقی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سمجھ آئی کہ دوبارہ پوچھیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 738 کنال میں سے 717 کنال مائنس کر دیں اور 9 کنال کو اور جو باقی اراضی بچتی ہے وہ بتادیں۔ میرے بھائیوں نے بتایا ہے کہ 21 کنال ہے تو اُس 21 کنال کو کس طرح utilize کر رہے ہیں اور اُس میں سے کوئی آمدنی ہے یا نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! ایوان کو in order کر دیں۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! اُس میں سے جو باقی زمین بچتی ہے اُس میں سے گیارہ کنال اور ایک مرلہ پر تھانہ صدر کی بلڈنگ بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا بنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! تھانہ صدر کی بلڈنگ گیارہ کنال اراضی کے اوپر بنی ہوئی ہے اور ایک اراضی سولہ مرلے ہے وہ بھی پولیس کی تحویل

میں ہے محکمہ اُن کو رینٹ کے لئے لکھ رہا ہے corresponding چل رہی ہے اُس کی آمدن فی الحال محکمہ کو نہ ہو رہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اُس کے علاوہ جو 10 کنال رہ گئی ہے اُس کو کس طرح utilize کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ چھوڑ دیں اس کو اب مہربانی کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے تفصیل مانگی تھی یہ اب بتا رہے ہیں کہ پولیس کے پاس ہے اگر یہ پوری تفصیل لکھ دیتے تو شاید اتنا تفصیل میں نہ جانا پڑتا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تفصیل بتا دی ہے اب آپ کو مطمئن ہونا چاہئے۔ آپ کی مہربانی۔ شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، معین صاحب پہلے اُٹھے ہوئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، pending نہیں کیا۔ جی، وڑائچ صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! اسی سوال پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو کیا کہا ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر وہ سوال کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، وڑائچ صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں اسی سوال کے جز (ج) میں جو جواب دیا گیا اُس میں 9 کنال اور ایک مرلہ زمین پر کوئی ناجائز قابض ہے یہ کتنی ordinary ہے کہ گورنمنٹ کی لینڈ ہے اُس پر ناجائز قابضین ہیں جو کہ civilians ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کیس کورٹ میں pending ہے آپ کیا کر رہے ہیں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! کورٹ کے اندر اگر محکمہ چاہے تو understanding کے ساتھ سرکاری زمین کو واگزار کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یقیناً وہ پیروی کر رہے ہوں گے اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے لیکن وہ pending at adjudication---

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، صدیق خان صاحب! آپ فرمائیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا مائیک کھول دیں۔

جناب سپیکر: مائیک تو آپ کا کھلا ہے ویسے آپ اپنے طور پر کوئی زور آزمائی کر رہے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات کو غور سے سنیں اور جواب دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ضلع گجرات میں محکمہ کی 717 کنال 18 مرلے اراضی لیز پر ہے آپ پہلے بھی بات کر رہے تھے کہ ایک PUs بنائے جاتے ہیں Producing Unit جو thorough survey کرتا ہے۔

جناب سپیکر: That is called PIU جی، فرمائیں!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے correct کیا۔ ریونیو ڈیپارٹمنٹ thorough survey کرتا ہے پھر ہر دیہات کی زمین، ہر چک کی زمین اور ہر تحصیل کی زمین کا جھاڑ/پیداوار کو value کرتا ہے جس کو DC یا DCO اُس کی PIUs بناتا ہے۔ اُس value کے مطابق جب یہ زمین لیز پر دی جاتی ہے تو لیز سے پہلے lease fix money مقرر کی جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ 713 کنال زمین یہ ریونیو کا معاملہ، محصولات کا معاملہ ہے اس سے اس صوبہ کی تعمیر و ترقی ہونی ہے، ویلفیئر ہونی ہے تو 13 لاکھ میں جو 3½ مربعے زمین لیز پر دی جارہی ہے یہ بہت کم قیمت ہے میں درخواست کروں گا کہ اس سوال کو pending کر دیں PIUs DCO Office سے منگوایا جائے یہ thorough report پیش کریں اور اُس کے مطابق اس کی نیلامی کریں۔

جناب سپیکر: جی، یہ open auction ہوتی ہے اور اُس auction میں کوئی بھی حصہ لے سکتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری submission ہے open auction کا ایک procedure ہے اس میں میری request ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جو طریق کار ہے وہ طریق کار ضرور اختیار کیا جاتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! طریق کار میں fix money کی جاتی ہے PIUs کے مطابق۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، اگلا سوال طارق محمود باجوہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6188 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب: موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*6188: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع بھر میں سال 2012 تا 2014 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں جو آمدن ہوئی اس کی سال وار تفصیل بتائی جائے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے پکڑی گئیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں تین ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع بھر میں سال 2012 تا 2014 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں جو آمدن ہوئی اس کی سال وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔	سال 2012 میں رجسٹریشن کی مد میں آمدن=	3,097,444
2۔	سال 2013 میں رجسٹریشن کی مد میں آمدن=	3,339,315
3۔	سال 2014 میں رجسٹریشن کی مد میں آمدن=	2,819,570

(ج) سال 2012 تا 2014 کے دوران مندرجہ ذیل گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی۔

1۔ سال 2012 میں رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد	=	3,334
2۔ سال 2013 میں رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد	=	3,184
3۔ سال 2014 میں رجسٹرڈ گاڑیوں کی تعداد	=	2,473

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کوئی گاڑی جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے نہ پکڑی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا ضلع بھر میں سال 2012 تا 2014 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی ہے اس کی سال وار تفصیل بتائیں۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے سال 2012 تا 2014 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں 30 لاکھ 97 ہزار 444 روپے اور 2013 میں 33 لاکھ 39 ہزار 315 روپے تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2012 میں 3 ہزار 334 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں اس سال میں آمدن کم ہے اور 2013 میں 3184 گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئیں اور اس میں آمدن زیادہ ہے۔ کیا منسٹر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایک تو ٹیکس ریٹ revise کیا گیا تھا اس کی وجہ سے آمدن میں فرق ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں پر جو تعداد دی گئی ہے جب ہم اس کو bifurcate کرتے ہیں تو چونکہ ننکانہ صاحب ہمارا چھوٹا ڈسٹرکٹ ہے اس لئے یہاں پر موٹر سائیکلوں کی تعداد زیادہ اور گاڑیوں کی تعداد کم ہے۔ گاڑیوں، ٹریکٹر یا دوسری کمرشل وہیکلز کی وجہ سے ٹیکس کی رقم میں فرق آجاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ 2012 تا 2014 تک کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ 2012 میں 3334، 2013 میں 3184 اور 2014 میں 2473 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ یہ ہر سال رجسٹریشن میں کمی واقع ہو رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے، کیا وہاں پر عوام کو proper سہولت نہیں دی جاتی یا ملازمین کے behaviour کی وجہ سے ایسا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ وہ تعداد ہے جو وہاں کے رہنے والے رہائشی خرید کرتے ہیں اور اس حوالے سے detail بھی دی ہوئی ہے۔ ہمارے محکمے کے پاس دوسری figures بھی ہیں کہ موٹر وہیکل کمپنی یا موٹر سائیکل کمپنی کی sale میں 2014 میں اضافہ ہوا ہے یا

کمی ہوئی ہے۔ اگر اس حوالے سے دیکھا جائے تو 2014 overall میں ان کی sale میں تھوڑا سا decline تھا جس کی وجہ سے 2012 کی نسبت 2014 میں گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 6836 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*6836: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے۔

(د) اوقاف کی کمرشل رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف ومذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل اراضی 6512 کنال 19 مرلے 66 مربع فٹ ہے۔ تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) 563 کنال 7 مرلے 46 مربع فٹ ناجائز قابضین کے زیر قبضہ ہے۔ تفصیل ناجائز قابضین بر فلیگ (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) اراضی مذکور سال 16-2015 کے لئے مبلغ -/4,74,93,589 روپے کے عوض سالانہ پٹہ پر دی گئی ہے۔ تفصیل بر نشان (ج) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت وقف اراضی بذریعہ نیلام عام کرایہ داری/پٹہ داری پر دی جاتی ہے جس کے لئے باقاعدہ اشتہار نیلام قومی اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔ زرعی اراضی عرصہ ایک سال کے لئے پٹہ پر دی جاتی ہے جسے محکمانہ قواعد و ضوابط کے تحت عرصہ چار سال تک توسیع میعاد پٹہ پر دی جاتی ہے۔ کمرشل اراضی وزیر اعلیٰ

پنجاب نے پیشگی اجازت کے بعد عرصہ 30 سال کے لئے نیلام کی جاتی ہے جبکہ دکانات اور مکانات کی کرایہ داری عرصہ تین سال کے لئے ہوتی ہے اور ہر تین سال بعد جاری کرایہ میں25 فیصد اضافہ کے ساتھ مزید عرصہ تین سال کی توسیع ہو جاتی ہے۔کارروائی نیلام میں ماسوائے باقیدار محکمہ اوقاف ہر پاکستانی شامل ہو سکتا ہے۔شرائط برنشان(د)معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!اس کے جز(ب)میں ہے، جو میرا ضمنی سوال ہے اس کو میں آسان چیزوں پر رکھ رہا ہوں۔اس میں کہا گیا ہے کہ 563 کنال سے زیادہ جگہ پر قبضہ ہوا ہے۔پہلا سوال یہ ہے کہ جس زمین پر قبضہ ہوا ہے اس قبضہ کو چھڑوانے کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا):جناب سپیکر!اس میں کچھ زمین سرکاری محکموں کے پاس ہے ایل ڈی اے کے ساتھ کچھ محکموں کے تنازعات چل رہے ہیں انہوں نے اس کے اوپر قبضہ کیا ہوا ہے۔کچھ زمین پر court cases چل رہے ہیں۔یہ ایک لمبی تفصیل ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے پورے لاہور کا سوال پوچھا ہے--

جناب سپیکر:آپ اس کی تفصیل لے لیتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا):جناب سپیکر!اس کی پوری تفصیل ڈاکٹر صاحب کو دی ہے کہ اتنا رقبہ ہے اور اتنے رقبے پر قبضہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میرا اگلا سوال یہ ہے کہ انہوں نے لسٹ دی ہے اس میں ایک ایک بندے کا نام دیا ہے جس نے قبضہ کیا ہوا ہے اور ان کا exact area بھی دیا ہوا ہے کہ کس بندے نے کتنے کنال پر کب سے قبضہ کیا ہوا ہے۔حکومت ان کی ہے، بیوروکریسی ان کی ہے اور پولیس ان کی ہے تو ابھی تک کیوں نہیں کچھ ہو رہا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر:انہوں نے کورٹ میں کیس کئے ہوں گے۔آپ کیا کر رہے ہیں، ان سے ذرا پوچھ لینے دیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا):جناب سپیکر!میں اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ڈاکٹر صاحب ہم سے یہ پوچھ لیتے کہ آپ اُن سے یہ جگہ کب تک واگزار کروا رہے ہیں یا کیا اقدامات کر رہے ہیں تو پھر ہم یقیناً اس کی بھی پوری تفصیل دے دیتے جس طرح ہم نے پہلے پوری تفصیل ایمانداری کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو فراہم کی ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ کچھ معاملات ہیں جو گورنمنٹ کے ساتھ take up کرنے والے ہیں۔Suppose جو جگہیں گورنمنٹ نے take over کی ہوئی ہیں تو اس کے بارے میں ایک کمیٹی بن رہی ہے اور اس کی recommendation وزیراعلیٰ صاحب کو بھیج رہے ہیں کہ محکموں کے ساتھ negotiation کرکے وہ جگہیں ان سے واگزار کروائی جائیں یا اس کا کرایہ حاصل کیا جائے۔ یہ آج کا matter نہیں ہے بلکہ یہ سالہا سال سے معاملات چلے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر:یہ بات میں نے پہلے بتادی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا):جناب سپیکر!ایک issue یہ تھا کہ محکمہ اوقاف کی مختلف جگہوں پر جتنی بھی زمین ہے محکمے کے پاس اس کا اس طرح سے ریکارڈ ہی نہیں تھا۔ محکمے نے اب ایک سسٹم شروع کیا ہے جس کے تحت land کی physical verification کی جارہی ہے 9 ڈسٹرکٹ کی verification ہو چکی ہے 3 کی under process ہے اور یہ 36 اضلاع کی verification ہونی ہے۔جب پورا ڈیٹا محکمے کے پاس آجائے گا تو ان پر کچھ ڈویلپمنٹ سکیم بنیں گی اور جو سرکاری محکموں سے متعلق ہے اس کا طریق کار بنایا جائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ اس کی comprehensive plan اور study بنائی جارہی ہے وہ with the approval of the Chief Minister عملدرآمد کروائیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!انہوں نے بتادیا ہے کہ یہ ساری زمین جس پر قبضہ ہو چکا ہے اس کو حکومتی اداروں نے بھی لیا ہوا ہے۔ان کے پاس پولیس اور دوسرے وسائل بھی ہیں اس کے باوجود بھی یہ قبضہ نہیں چھڑوا پا رہے ہیں۔ میں آخری سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سے قبضہ ہوا ہے،وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا اب ریکارڈ بھی بن چکا ہے پہلے ریکارڈ بھی نہیں تھا تو میرا سوال یہ ہے کہ اب تک سالانہ نقصان کتنا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر:یہ تو آپ کا fresh question بنتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر لکھا ہوا ہے اور میں اس پر ہی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ اتنی زمین مقبوضہ پر ہے، میں پوچھ رہا ہوں کہ اگر زمین مقبوضہ ہے تو اس کا سالانہ نقصان کتنا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، پوچھ لیتے ہیں اگر ان کو اندازہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ پہلے سوال میں بھی یہی بات ہوئی تھی، ہم نقصان تو اس وقت بتائیں جب اس کی evaluation ہو گی کہ اس زمین سے یہ چیز آنی ہے۔ جب تک وہ چیز determine ہی نہیں ہو گی تو ہم یہ کیسے بتا سکتے ہیں کہ اس پر ہمیں کتنا loss ہو رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں جب یہ کام مکمل ہو جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی بتا دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش۔ جی، اگلا سوال نمبر 6908 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7042 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ کیا وہ بھی نہیں ہیں؟ حالانکہ وہ تو مشکل سے غیر حاضر ہوتے ہیں۔ مولانا الحاج محمد چنیوٹی صاحب! انہوں نے مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میں ایک بار پھر بلاتا ہوں۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ! سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 7043 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: دربار حضرت پیر برہان الدین کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7043: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ شہر میں مغل بادشاہوں نے ایک بزرگ ہستی حضرت پیر شاہ برہان الدین کا دربار اور اس سے ملحق خوبصورت پارک اور تالاب بھی بنایا تھا؟

(ب) محکمہ اوقاف نے پچھلے دس سالوں میں کتنی بار تعمیر و مرمت کروائی، دربار سے ملحق رقبہ کی تفصیل نیز اس وقت دربار کا کتنی زمین پر قبضہ ہے، کوئی اضافہ یا کمی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دربار سے ملحقہ پارک اور تالاب شکست و ریخت کا شکار ہے اور حکومت موجودہ تقاضوں اور اہل علاقہ کی سہولت کے لئے اس پارک اور تالاب کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) پچھلے دس سالوں میں کوئی مرمت کا کام نہ کروایا ہے اس دربار کا کل رقبہ 6 کنال 5 مرلہ ہے جس میں دربار قبرستان و دو عدد کواٹر ہیں ان کواٹرز میں محکمہ آثار قدیمہ کے ملازمین رہائش پذیر ہیں پارک اور تالاب محکمہ کے زیر کنٹرول نہ ہیں جب سے محکمہ اوقاف نے دربار کا چارج سنبھالا ہے اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ج) درست ہے محکمہ آئندہ مالی سال 17-2016 میں دربار مذکورہ کی مرمت بذریعہ آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ کروانے کا ارادہ رکھتا ہے پارک اور تالاب کی مرمت اور بہتری کے ضمن میں محکمہ اوقاف کچھ کرنے سے قاصر ہے کیونکہ دو املاک اس کے کنٹرول میں نہ ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے دس سالوں میں کوئی مرمت کا کام نہ کروایا ہے۔ اس دربار کا کل رقبہ 6 کنال 5 مرلہ ہے جس میں دربار قبرستان و دو عدد کواٹر ہیں ان کواٹرز میں محکمہ آثار قدیمہ کے ملازمین رہائش پذیر ہیں پارک اور تالاب محکمہ کے زیر کنٹرول نہ ہیں جب سے محکمہ اوقاف نے دربار کا چارج سنبھالا ہے اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ ہوا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پارک اور تالاب کس کے کنٹرول میں ہے اگر محکمے کے کنٹرول میں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرتا ہوں کہ کنٹرول کا مطلب یہ ہے کہ اس کے administrative control میں نہیں ہے یعنی یہ

تالاب اور پارک کی زمین محکمہ اوقاف کے administrative control میں نہیں ہے۔ شاید آثار قدیمہ ڈیپارٹمنٹ کے کنٹرول میں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ رقبہ آثار قدیمہ کے پاس نہیں ہے---

جناب سپیکر: نہیں، وہ یہ نہیں کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ پارک اور تالاب کا رقبہ محکمہ اوقاف کے administrative control میں نہیں ہے اور یہ تالاب اور پارک محکمہ آثار قدیمہ کے preview میں آتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ کس کے کنٹرول میں ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان کے کنٹرول میں نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہی تو سوال ہے کہ پھر کس کے کنٹرول میں ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو بتا رہے ہیں کہ آثار قدیمہ کے کنٹرول میں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اصولی طور پر یہ پوری عمارت محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں آنی چاہئے---

جناب سپیکر: چاہئے کی بات اور ہے، یہ آپس میں محکمہ کی بات ہے۔ اگلا سوال جناب خالد غنی چودھری کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 7241 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شور کوٹ میں محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*7241: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موضع شور کوٹ شمالی اور جنوبی تحصیل شور کوٹ میں دربار شاہ صادق نہنگ کی کتنی کمرشل زمین ہے؟

(ب) اس زمین سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن موصول ہوتی ہے نیز اس آمدنی کا تصرف کیا ہے؟

(ج) کتنی زمین ناجائز قابضین کے قبضہ میں کب سے ہے نیز حکومت نے ان ناجائز قابضین کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ درج بالا مواضعات میں لوگوں نے محکمہ کی ملی بھگت سے اپنے گھروں اور دکانوں کے دروازے محکمے کی زمین پر نکال کر قبضے بنا لئے ہیں لیکن ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی اگر کوئی کارروائی کی گئی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا):

(الف) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ موضع شورکوٹ شمالی اور جنوبی تحصیل شورکوٹ میں کوئی رقبہ نہ ہے تاہم بمطابق دفتری ریکارڈ دربار حضرت غازی پیر شورکوٹ سے ملحقہ 528 کنال 10 مرلے رقبہ محکمانہ تحویل میں ہے جس میں سے موضع شورکوٹ شمالی میں 134 کنال 10 مرلے اور جنوبی میں 394 کنال ہے محکمانہ نوٹیفکیشن بر فلیگ (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دیا گیا ہے۔

(ب) دربار حضرت غازی پیر سے ملحقہ 30 عدد دکانات اور 4 کنال رقبہ پر مشتمل 1 عدد پٹرول پمپ ماہانہ کرایہ داری پر ہے۔ دکانات مذکور سے مبلغ -/6,42,384 روپے سالانہ کرایہ وصول ہو رہا ہے جبکہ 4 کنال رقبہ کی کرایہ داری سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپنے فیصلہ مورخہ 23.11.2015 کے تحت منسوخ کرتے ہوئے رقبہ مذکور کی تہ زمینی کرایہ داری کا حکم فرمایا ہے فیصلہ سپریم کورٹ آف پاکستان بر فلیگ (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دیا گیا ہے جس کی تعمیل میں رقبہ مذکور کی نیلامی کے اقدامات زیر کارروائی ہیں۔ زائرین کی سہولت کی مد نظر ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے وقتاً فوقتاً رقم خرچ کی جاتی ہے۔ دو سال قبل زائرین کی سہولت کے لئے محکمہ کی طرف سے کثیر رقم خرچ کرتے ہوئے لیٹرین بلاک تعمیر کروایا گیا۔

(ج) موضع شمالی میں تقریباً 20 کنال رقبہ پر 58 افراد نے 10/3 مرلہ پر مشتمل تعمیر شدہ مکانات کی صورت میں ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ ناجائز قبضہ کے خلاف قابضین کو زیر دفعہ 8 پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 نوٹس جاری کئے گئے۔ اس نوٹس کے خلاف ذوالفقار علی شاہ وغیرہ نے سول کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ لاہور میں مقدمات دائر کئے۔ لاہور ہائی کورٹ

لاہور نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے کیس سول کورٹ جھنگ کو ریمانڈ کر دیا۔سول کورٹ نے فیصلہ محکمہ کے حق میں کیا جس کے خلاف ذوالفقار علی شاہ وغیرہ نے سیشن کورٹ جھنگ میں اپیل دائر کر دی جو تاحال زیر سماعت ہے۔عدالت مذکور سے فیصلہ کے بعد بے دخلی کی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے رقبہ واگذار کروایا جائے گا۔فہرست ناجائز قابضین برفلیگ(ج)معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) اس حد تک درست ہے کہ محمد نعیم مغل نامی شخص نے اپنے ملکیتی رقبہ پر دکانات تعمیر کرتے ہوئے ان کے دروازے محکمہ کے زیر انتظام خالی پلاٹ برقبہ 15 مرلے کی طرف رکھ دیئے۔بلڈنگ بائی لاز کی اس خلاف ورزی پر محمد نعیم مغل کے خلاف ٹی ایم اے شور کوٹ کو مراسلہ تحریر کیا گیا جس پر کارروائی زیر عمل ہے۔ٹی ایم اے کی معاونت سے دروازے بند کرواتے ہوئے وقف رقبہ کا تحفظ کیا جائے گا۔نقل مراسلہ برفلیگ(د)معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد غنی چودھری:جناب سپیکر!اس میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ سوال کے جز(الف) میں محکمہ کا جواب آیا ہے کہ دربار حضرت غازی پیر شور کوٹ سے ملحقہ 528 کنال 10 مرلے رقبہ ہے جس میں سے موضع شور کوٹ شمالی میں134 کنال 10 مرلے اور جنوبی میں394 کنال ہے لیکن جو جز(ب)میں جواب دے رہے ہیں اس میں صرف شور کورٹ جنوبی کی اراضی کی آمدن بتا رہے ہیں جبکہ میں نے دونوں جگہوں کی آمدن پوچھی تھی اور انہوں نے134 کنال کی آمدن نہیں بتائی۔اگر میرے فاضل دوست پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے بتادیں کہ 134 کنال شور کورٹ شمالی اراضی کی کتنی آمدن ہے اور وہ کہاں پر خرچ ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا):جناب سپیکر!اس میں میں عرض کروں گا کہ میرے دوست نے سوال پوچھا تھا کہ موضع شور کوٹ شمالی اور جنوبی تحصیل شور کوٹ میں دربار شاہ صادق نہنگ کی کتنی کمرشل زمین ہے؟اس میں محکمہ نے جواب دیا کہ دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ موضع شور کوٹ شمالی اور جنوبی تحصیل شور کوٹ میں کوئی رقبہ نہ ہے۔ اب جو میرے بھائی نے سوال پوچھا ہے تو اس دربار کے ساتھ شور کوٹ شمالی اور جنوبی کی کوئی زمین ہی نہیں ہے لیکن محکمے نے پھر بھی میرے بھائی کی تسلی کے لئے دوسرے دربار سے متعلق بتایا ہے۔ان کا

سوال دربار شاہ صادق نہنگ سے متعلقہ ہے۔ یہ دربار غازی پیر کے ساتھ attach ہے اور ہم نے آپ کی تسلی کے لئے لکھا ہے۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میں نے تو یہاں پر دربار غازی پیر لکھا تھا لیکن اگر میرے ہاتھ سے لکھا ان کے پاس ہے تو میں یہاں ایوان میں معذرت کر لیتا ہوں لیکن جو لکھا ہوا ہے وہ تو مجھے بتائیں کہ 134 کنال کی آمدن کیا ہے؟ چلیں! میں معذرت کر لیتا ہوں کہ میں نے غلط لکھا ہو گا لیکن اگر میرا لکھا ہوا ان کے پاس ہے تو مجھے دکھا دیں کہ میں نے دربار شاہ صادق نہنگ یا غازی پیر لکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے آپ کو کیا تحریر دکھائی ہے آپ میرے ساتھ بات کریں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! چلیں لکھے کو چھوڑیں جو بھی لکھا ہے لیکن مجھے 134 کنال کی آمدن بتا دیں؟ چلیں! میری تصحیح ہو گئی میں نے غلط لکھا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ میں ان کو بتا دیتا ہوں اور یہ بتانے میں کوئی ایسا issue ہے اور نہ ہی کوئی چھپانے والی بات ہے۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! آپ یہ شمالی کے بارے میں بتا رہے ہیں تو جنوبی کے بارے بتانے میں کیا حرج ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ لڑیں ناں، آپ آرام سے تشریف رکھیں اور ان کو بولنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ یہ اجلاس کے بعد میرے پاس آ جائیں میں ان کی تسلی کرا دوں گا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ان کا سوال دربار سے متعلق نہیں تھا اور ان کا سوال دوسرے موضوع کے متعلق تھا ہم نے اس کی انفارمیشن کا بتا دیا ہے۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خالد غنی چودھری! Sorry now and question hour is over now. Thank you so much. آپ ان کے پاس جائیں اور وہ آپ کی اس معاملے میں تسلی کرا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور(جناب محمد ثقلین انور سپرا):جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور:داتادربار کی آمدن کے ذرائع اور دربار پر ہونے والی بے قاعدگیوں و شکایات کی تفصیلات

*2930:محترمہ فائزہ احمد ملک:کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)داتادربار لاہور سے حکومت کو آمدن کس کس جگہ اور کن ذرائع سے ہوتی ہے؟

(ب) اس مزار پر کتنے ملازم کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس مزار پر کتنے ملازم عرصہ تین سال یا اس سے بھی زائد عرصہ سے تعینات ہیں،ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف شکایات محکمہ کے پاس زیر التواء ہیں اور یہ شکایات کس کس نوعیت کی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے اس مزار پر تعینات ملازمین نے گروہ بنائے ہوئے ہیں جو کہ یہاں پر سلام کرنے کے لئے آنے والے زائرین کو مختلف طریقوں سے لوٹتے ہیں؟

(و) کیا یہ بھی حکومت کے علم میں ہے کہ اس مزار پر جعلی ملازم بھی کام کرتے ہیں جو کہ اس مزار پر تعینات سرکاری ملازمین کے ٹاؤٹ کے طور پر کام کرتے ہیں؟

(ز) کیا حکومت ایسے جعلی ملازمین اور اصل سرکاری ملازم جو کہ ان کے سرپرست ہیں،ان کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) داتا دربار ذرائع آمدن کیش بکسز، ٹھیکہ حفاظت پاپوش، ٹھیکہ کار پارکنگ، کرایہ جات، زرپٹہ، فیس منتقلی کرایہ دار اور متفرق نذرانہ جات سے ہوتی ہے۔

(ب) ملازمین داتا دربار کی فہرست مع عہدہ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ملازمین کی فہرست کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) داتا دربار میں تعینات جملہ ملازمین میں سے کسی کے خلاف کوئی شکایت زیر کارروائی نہ ہے۔

(ہ) درست نہ ہے ملازمین / زائرین کو مانیٹرنگ کرنے کے لئے پورے دربار شریف اور کمپلیکس پر سکیورٹی کیمرہ جات نصب ہیں جہاں تک ملازمین کے گروہ بنانے کا تعلق ہے آج تک دفتر داتا دربار میں کسی بھی زائر کی طرف سے ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(و) درست نہ ہے داتا دربار میں سکیورٹی کا نظام منظم طریقے سے ہے کسی بھی شخص کا جعلی ملازم بن کر کام کرنا انتہائی ممکن ہے داتا دربار میں تین شفٹوں میں منیجران داتا دربار ڈیوٹی کرتے ہیں اور دربار شریف کے معاملات کی کڑی نگرانی کرتے ہیں۔

(ز) جیسا کہ جز(و) میں اس کی وضاحت کی جاچکی ہے۔

سرگودھا: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات سے متعلقہ تفصیلات

*6908: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات کے نام بتائیں؟

(ب) ان مزارات کی سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں۔

(ج) ہر مزار سے ملحقہ کمرشل اراضی اور دکانات کی تفصیل بتائیں۔

(د) مذکورہ دکانوں و کمرشل اراضی کو کتنے سال کے بعد لیز/پٹہ یا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔

(ہ) حکومت ان مزارات پر زائرین کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے، تفصیلات فراہم کریں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے زیر انتظام 10مزارات ہیں جن کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے سال 14۔2013 کے دوران مبلغ۔/5737531روپے اور سال 15۔2014 کے دوران مبلغ۔/6895673روپے آمدن جبکہ سال 14۔2013 کے دوران مبلغ۔/1438613روپے اور سال 15۔2014 کے دوران مبلغ۔/1480085روپے کے اخراجات ہوئے جن کی تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) ان مزارات سے صرف دربار حضرت مٹھہ معصوم سے ملحقہ رقبہ تعدادی 32کنال کمرشل اہمیت کا حامل ہے جس کی تفصیل بر نشان (ج) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) کمرشل اراضی کو وزیر اعلیٰ پنجاب سے پیشگی منظوری کے بعد عرصہ تیس سال کے لئے کرایہ داری پر نیلام کیا جاتا ہے جبکہ دکانات کی کرایہ داری عرصہ تین سال کے لئے ہوتی ہے جس میں ہر تین سال بعد جاری کرایہ میں 25فیصد اضافہ کے ساتھ مزید عرصہ تین سال کی مدت کرایہ داری میں توسیع ہو جاتی ہے۔

(ہ) محکمہ اوقاف کی جانب سے زائرین کے لئے ان مزارات پر درج ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

1۔ نماز کے لئے وضو کا اہتمام کیا گیا ہے۔
2۔ زائرین کے لئے ٹھنڈے میٹھے پانی کا اہتمام ہے
3۔ موسم گرما میں برقی پنکھے لگائے گئے ہیں۔
4۔ زائرین کے بیٹھنے کے لئے برآمدہ جات تعمیر ہیں
5۔ دوران عرس لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
6۔ سکیورٹی کے لئے مناسب انتظامات موجود ہے
7۔ رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء تعمیر کئے گئے۔

چنیوٹ: بادشاہی مسجد میں تعمیر و مرمت کے کام سے متعلقہ تفصیلات

*7042: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بادشاہی مسجد چنیوٹ کی مرمت کے لئے 2013 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی، ریوائز سٹیمینٹ میں فنڈز میں کتنا اضافہ کیا گیا اور ان فنڈز سے کیا کیا کام مکمل کیا جانا تھا؟

(ب) کیا مسجد میں اینٹوں کا فرش مکمل طور پر ہموار کر دیا گیا ہے اور فرش و آرٹس کے ضمن میں کیا کیا کام کیا جانا تھا۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مرمت شدہ کام تکمیل سے قبل ہی خراب ہونا شروع ہو گیا ہے۔

(د) ٹھیکیدار اور اوورسیز جو اس کام کے ذمہ دار تھے ان کے نام بتائے جائیں اس مرمت کے کام کی مدت تکمیل کیا تھی، مقررہ مدت گزرنے کے باوجود کام مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بادشاہی مسجد چنیوٹ کی مرمت کے لئے سال 13-2012 میں 4.413 ملین روپے مختص کئے تھے۔ بعد ازاں کام کے حجم و نوعیت میں اضافہ کی وجہ سے ترمیمی تخمینہ مبلغ 6.347 ملین روپے کی منظوری دی گئی۔ ٹوٹل 1.934 ملین کا اضافہ ہوا اور اس میں درج ذیل کام شامل تھے۔

1۔ چھت کی ٹائلوں کے فرش کی تبدیلی، دیواروں پر چونے کا پلستر، دیواروں اور چھتوں کی نچلی سطح پر پکا قلعی، صحن کی دیواروں پر تازہ کاری، مسجد کے ہال، ڈیوڑھی اور دیواروں میں فریسکو پینٹنگ اینڈ ری ٹچنگ، ڈیوڑھی کے اوپر چھوتی گنبدیوں کی تعمیر، مسجد کے مرکزی گنبدوں کی بیرونی سائیڈ پر ویدر شیلڈ پینٹ، مسجد کے احاطہ میں سپیشل سائز ٹائل کا فرش لگانا، فرش کے نیچے روڑی و کنکریٹ بچھانا، مسجد کے احاطہ میں پانی کے تالاب کے اندر سفید ماربل کا فرش لگانا، بجلی کی وائیرنگ کرنا۔

(ب) مسجد میں اینٹوں کا فرش مکمل طور پر ہموار کر دیا گیا ہے۔ مسجد کے مین ہال اور ڈیوڑھی میں خراب فریسکو کو دوبارہ کیا جانا اور معمولی خراب فریسکو کی ری ٹچنگ کرنا شامل تھا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مکمل شدہ کام تکمیل سے قبل ہی خراب ہونا شروع ہو گیا۔ البتہ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ عموماً پرانی قدیمی عمارات کی دیواروں اور چھتوں میں نمی اور شور کے اثرات پائے جاتے ہیں ایسی جگہوں پر مرمت کا کام مستقل بنیادوں پر جاری رہتا ہے۔ شاہی مسجد چنیوٹ دیواروں اور حجروں کی چھتوں میں بھی کچھ جگہوں پر نمی اور شور کے اثرات پائے گئے جس کی وجہ سے کیا جانے والا کام پکا قلعی، پلستر، اور تازری کاری وغیرہ کچھ عرصہ بعد خراب ہوا تاہم مناسب ٹریٹمنٹ کے بعد کام کو درست کر دیا گیا۔

(د) شاہی مسجد چنیوٹ کی مرمت کا کام میسرز اے ایس انٹیریئر اینڈ ڈیزائنر کو الاٹ کیا گیا۔ ٹھیکیدار کا نام عامر سہیل ہے اس کام کی نگرانی کے لئے محمد عرفان سب انجینئر آرکیالوجی کو معمور کیا گیا۔ اس کام کی تکمیل کے لئے ابتدائی طور پر 2013-04-07 رکھی گئی تھی تاہم کام کے حجم میں اضافہ، موسمی حالات اور عدم دستیابی میٹریل و لیبر کے باعث اس کام کی تکمیل کے لئے اضافی مدت 2014-06-20 دی گئی اور یہ کام مکمل کر دیا گیا۔

جھنگ:۔ دربار شاہ صادق نہنگ کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*7242:جناب خالد غنی چودھری:کیاوزیراوقاف ومذہبی امورازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دربار شاہ صادق نہنگ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے نام کتنی زرعی اراضی ہے؟

(ب) ناجائزقابضین کے قبضے میں کتنی زمین کب سے ہے اور کتنے لوگ proper طریقے سے زمین کاشت کررہے ہیں۔

(ج) محکمہ نے ناجائزقابضین سے زمین واگزار کرانے کے لئے اب تک کیاکارروائی کی ہے۔

(د) اس زمین سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن موصول ہورہی ہےاوراس آمدنی کاتصرف کیاہے۔

وزیراوقاف ومذہبی امور(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ رقبہ تعدادی 6320ایکڑ زرعی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف پنجاب نے دربار حضرت شاہ صادق نہنگ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ سے ملحقہ وقف اراضی بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 30 دسمبر 1960 محکمانہ تحویل میں لی۔اراضی مذکور تحصیل شورکوٹ کے 14 مواضعات میں پھیلی ہوئی ہے۔متولیان / سجادہ نشینان نے محکمانہ نوٹیفکیشن کے خلاف مختلف عدالتوں میں مقدمات دائر کردیئے۔اراضی مذکور کے کاشت کنندگان جو کافی عرصہ سے رقبہ کاپٹہ متولیان کو اداکرتے چلے آرہے تھے اوران کے زیراثر تھے نے محکمہ کوپٹہ کی ادائیگی سے انکار کردیا۔مختلف عدالتی مقدمات کا بالآخر عدالت عظمیٰ نے 1987 میں فیصلہ کرتے ہوئے رقبہ کووقف قرار دے دیااور محکمانہ نوٹیفکیشن کو درست قرار دیا۔اس مقدمہ بازی کے دوران "زرعی اصلاحات ایکٹ 1976" نافذ ہوگیا جس کے تحت محکمہ 8000یونٹ کے برابر رقبہ اپنی تحویل میں رکھ سکتا تھا۔محکمہ نے زرعی اصلاحات کمیشن کے خلاف مختلف عدالتوں میں چارہ جوئی کی۔سال 1990 میں عدالت عظمیٰ نے قزلباش ٹرسٹ کے فیصلہ کو نظیر بناتے ہوئے فیصلہ دیاکہ دربار حضرت شاہ صادق نہنگ کی زرعی زمین زرعی اصلاحات کے تحت ضبط نہ کی جاسکتی ہیں۔رقبہ مذکور پر قابضین نے،اس مؤقف کے ساتھ کہ زرعی اصلاحات کے تحت محکمہ صرف 8000یونٹ کے برابر رقبہ اپنی تحویل میں رکھ سکتاہےاورزائدزمین بحق زرعی اصلاحات کمیشن ضبط کرتے ہوئے قابضین کو الاٹ کی جائے،ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں محکمہ کے خلاف مقدمہ بازی جاری رکھی۔سپریم کورٹ آف پاکستان اورلاہورہائی کورٹ لاہورنے قابضین کے مؤقف کو تسلیم

نہ کیا اور بالآخر سال 2011 میں قابضین کی طرف سے دائر تمام مقدمات کا فیصلہ محکمہ کے حق میں ہوا۔ سال 12-2011 کے لئے رقبہ کو بعد از اشتہار نیلام بذریعہ نیلام عام پٹہ داری پر نیلام کیا گیا۔ پہلی دفعہ محکمہ نے کارروائی نیلام کے ذریعے رقبہ تعدادی 2143 ایکڑز بعوض مبلغ -/1,60,65,695 روپے سالانہ پٹہ داری پر نیلام کیا مگر قابضین کی طرف سے مزاحمت کی وجہ سے کامیاب بولی دہندگان کو دخل قبضہ نہ دیا جا سکا۔ کامیاب بولی دہندگان کو دخل قبضہ دینے کے حوالے سے چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں سیکرٹری داخلہ پنجاب، کمشنر فیصل آباد کی موجودگی میں اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلعی انتظامیہ کو ہدایت کی گئی کہ دخل قبضہ کے حوالے سے وہ محکمہ کی معاونت کریں۔ دخل قبضہ کے لئے پولیس کی معاونت سے کوشش کی گئی مگر مقامی قابضین کی طرف سے غیر معمولی مزاحمت کی وجہ سے لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے دخل قبضہ کی کارروائی مکمل نہ کی گئی۔ مسئلہ کے پرامن حل کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے درج ذیل ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی:

1۔ جناب صاحبزادہ نذیر سلطان، ایم این اے	2۔ جناب مہر خالد محمود سرگانہ، ایم پی اے
3۔ جناب خالد غنی چودھری، ایم پی اے	4۔ جناب کمشنر، فیصل آباد ڈویژن
5۔ جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، جھنگ	6۔ جناب اسسٹنٹ کمشنر، شورکوٹ

مورخہ 14.10.2013 کو صاحبزادہ نذیر سلطان ایم این اے کی سربراہی میں تشکیل کردہ کمیٹی کے ممبران اور نمائندگان ناجائز قابضین کی موجودگی میں مسئلہ کے پرامن حل کے لئے اجلاس منعقد ہوا جس میں درج ذیل تجاویز متفق علیہ قرار پائیں۔

1۔ موجودہ پٹہ داران نے محکمہ سے حسب ضابطہ پٹہ لیا ہے للہٰذا ان کی پٹہ داری حسب ضابطہ برقرار رہے گی۔

2۔ جو باقیدار / ناجائز قابض یکم جنوری 2014 کو بقایاجات کی پہلی قسط محکمہ کے کھاتہ میں جمع کروائے گا وہ نیلامی میں حصہ لینے کا اہل متصور ہو گا۔ جو باقیدار قسط بقایا جمع کروانے سے گریزاں رہے گا دیگر مزارعین اسے رقبہ سے بے دخل کرنے میں محکمہ کی معاونت کریں گے۔

3۔ سالانہ نیلام عام پٹہ بر بنیاد علاقائی شرح پٹہ منعقد ہو گا۔

4۔ بعد از منظوری نیلام پٹہ از اں مجاز اتھارٹی توسیع زر پٹہ حسب ضابطہ ہو گی۔

5۔ بقایاجات کی فہرست حسب قواعد محکمہ اوقاف ترتیب دی گئی ہے اور اسی تفصیل کے مطابق باقیداران محکمہ کو بقایاجات جمع کروانے کے پابند ہوں گے۔

6۔ بقایاجات کی وصولی بذریعہ چھ اقساط ہو گی باقیداران ہر سال دو اقساط، یکم جولائی کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ زر بولی بھی موقع پر بذریعہ نیلام عام جمع کروانے کے پابند ہوں گے۔

7۔ تعین رقبہ سیم و تھور ازاں عملہ محکمہ مال اوقاف کی تفصیل تیار کرنے کے بعد فیصلہ حسب ضابطہ کیا جائے گا۔

8۔ مورث کی وفات کے نتیجہ میں منتقلی قبضہ اراضی خالصتاً ناجائز قابضین کا داخلی مسئلہ ہے وہ از خود نمٹا کر محکمہ کی وصولی کو یقینی بنائیں گے۔

اجلاس میں متفقہ تجاویز کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب سے بذریعہ تلخیص حاصل کی گئی تلخیص برنشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے جن پر عملدرآمد کے لئے نمائندگان ناجائز قابضین سے دوبارہ میٹنگ کی گئی تو نمائندگان مختلف حیلے بہانوں سے معاملہ کو طول دے رہے ہیں۔ محکمانہ ریکارڈ کے مطابق کل رقبہ تعدادی 6320 ایکڑ میں سے رقبہ تعدادی 6116 ایکڑ پر 708 لوگ قابض ہیں جن کے ذمہ مبلغ۔/15,50,05,319 روپے ناجائز کاشت کے ضمن میں واجب الوصول ہیں۔ فہرست برنشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے جبکہ باقی رقبہ ہر سال بذریعہ نیلام عام نیلام ہو رہا ہے اور کامیاب بولی دہندگان رقبہ کو کاشت کر رہے ہیں۔

(ج) تفصیل جز (ب) بیان کی جا چکی ہے۔

(د) نیلام ہونے والے رقبہ سے محکمہ کو مالی سال 16-2015 کے دوران مبلغ۔/54,38,517 روپے کی آمدن حاصل ہوئی جبکہ ماہ دسمبر 2015 تک مبلغ۔/8,28,375 روپے مد تنخواہ ملازمین (نگران، امام خطیب، سینئر مؤذن وغیرہ) بل بجلی، خرید صف، عرس گرانٹ وغیرہ پر خرچ ہو چکے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع راولپنڈی: شراب کی فروخت کے پرمٹ جاری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

12: محترمہ صوبیہ انور ستی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں کن کن ہوٹلوں کو شراب کی فروخت کی اجازت ہے؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں شراب کی فراہمی کے لئے اب تک کتنے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) راولپنڈی میں پچھلے دو سال میں فروخت کی جانے والی شراب کی فہرست بمطابق ہوٹل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع راولپنڈی میں مندرجہ ذیل ہوٹلوں کے پاس L-2 لائسنس برائے فروخت شراب موجود ہیں:

1۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، راولپنڈی 2۔ فلیشمین ہوٹل، مال روڈ، راولپنڈی

3۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، بھوربن، مری

(ب) ضلع راولپنڈی میں شراب کی فراہمی کے لئے اب تک 3588 پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) ہوٹلوں کی طرف سے محکمہ کو باضابطہ فہرستیں مہیانہ کی جاتی ہیں بلکہ محکمہ ہوٹلوں سے شراب کی فروخت پر Vend Fee کی شکل میں ریونیو وصول کرتا ہے۔ پچھلے دو سال میں شراب کی فروخت پر محکمہ کو Vend Fee کی مد میں مبلغ۔/424,312,792 روپے ہے۔

ڈسکہ میں مزارات سے متعلقہ تفصیلات

676: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل ڈسکہ کی حدود میں کل کتنے مزارات ہیں اور محکمہ اوقاف کے زیر انتظام کتنے مزارات ہیں اور ان مزارات پر آمدن کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

تحصیل ڈسکہ میں محکمہ ہذا کے زیر انتظام حسب ذیل دو مزار شریف ہیں جبکہ پرائیویٹ مزارات کی کوئی فہرست دستیاب نہ ہے۔

نمبر شمار	نام مزار / محل وقوع	آمدن سال 15-2014
1۔	دربار حضرت گلو شاہ موضع کوریکی	-/3,70,775 روپے
2۔	دربار حضرت نور شاہ موضع راجہ گھماؤں	-/16,600 روپے

ضلع ساہیوال: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

210: جناب محمد ارشد ملک، (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) یہ ملازمین کب سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ج) کیا قواعد وضوابط کے مطابق ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعنیات رہ سکتا ہے اگر نہیں تو مذکورہ آفس میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات رہنے والے ملازمین کو حکومت فوری یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں چھتیس ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل عرصہ تعیناتی ملازمین جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پالیسی کے مطابق اہلکار ایک ہی سٹیشن پر عرصہ تین سال سے زائد نہیں رہ سکتا تاہم انتظامی امور و مفاد سرکار اور تسلی بخش کارکردگی کی بناء پر اور شکایت نہ ہونے کی بناء پر وہ عرصہ تین سال سے زائد بھی ایک سٹیشن پر فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔

تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

696: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی اور کتنی دکانات ہیں اور وہ کس کس شخص کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور کتنی اراضی لیز پر ہے، مکمل تفصیلات دی جائیں نیز اراضی اور دکانوں کی آمدن سال 15-2014 کی بتائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 213 کنال 18 مرلے زرعی اراضی ہے 62 دکانات اور ایک پلاٹ برقبہ 8 کنال ہے یہ 62 دکانات قبرستان میانوالی بنگلہ تحصیل ڈسکہ میں

واقع ہیں جن افراد کے استعمال میں ہیں ان کی فہرست بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ڈسکہ میں واقع وقف اراضی 169 کنال 13 مرلے رقبہ لیز پر ہے جن کے پٹہ داران کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام وقف	رقبہ تعدادی	نام پٹہ دار	آمدن (سال 15۔2014)
1۔	دربار حضرت نور شاہ ولی	40 کنال 5 مرلے	محفوظ احمد چیمہ ولد سلطان احمد چیمہ موضع راجہ گھماؤن	-/2,16,600 روپے
2۔	مسجد انڈیا موضع گھوگل	18 کنال	مرزا خادم بیگ ولد اعظم بیگ	-/50,500 روپے
3۔	مسجد انڈیا موضع سرانوالی	111 کنال 8 مرلے	میاں عاشق علی ولد علاؤالدین	-/2,74,032 روپے

رقبہ تعدادی 44 کنال 5 مرلے موضع گجر کے تحصیل ڈسکہ سال 04۔2003 میں آخری بار نیلام عام ہوا تھا سال کے اختتام پر متولیان نے عدالت سیشن جج میں نوٹیفکیشن کے خلاف زیر سماعت مقدمہ میں حکم امتناعی حاصل کرتے ہوئے قبضہ کر لیا جسکا فیصلہ مورخہ 2016۔01۔14 کو محکمہ کے حق میں ہو چکا ہے۔ قابضین سے دخل قبضہ سے حصول کی کارروائی جاری ہے جبکہ اس عرصہ کے دوران ناجائز کاشت کے حوالہ سے پٹہ کی وصولی کے لئے ڈسٹرکٹ کلکٹر سے مبلغ -/1,03,836 روپے کی ڈیمانڈ قائم کروادی گئی ہے اور نوٹس بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ڈسکہ میں واقع 8 کنال پلاٹ کا کرایہ برائے سال 15۔2014 مبلغ -/1,20,000 روپے وصول ہوا۔

گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

569: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت کتنے انسپکٹر کب سے کس کس سرکل میں پراپرٹی ٹیکس وصولی کے لئے ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ کے کس کس ملازم کے خلاف یکم جولائی 2012 سے آج تک کس کس بنیاد پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی یا لائی جارہی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ میں سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں پراپرٹی ٹیکس وصولی کا کتنا ہدف مقرر کیا گیا تھا اور عملاً کتنی وصولی کی گئی۔

(د) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس ڈیفالٹرز اور ان کے ذمہ واجب الادا ٹیکس کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

(ہ) کن کن افراد یا فرموں سے ایک لاکھ یا اس سے زائد پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا اور کن افراد یا فرموں کے ذمہ پچاس ہزار یا اس سے زائد پراپرٹی ٹیکس کی رقم واجب الادا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گوجرانوالہ میں اس وقت 28 سرکلوں میں 25 انسپکٹرز پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ سرکل اور تعیناتی کی تفصیلات جھنڈی نمبر 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں جن ملازمین کے خلاف یکم جولائی 2012 سے آج تک جو تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی اس کی تفصیلات جھنڈی نمبر 2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں سال 13۔2012 اور 14۔2013 میں پراپرٹی ٹیکس کا ہدف اور وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:

2012-13		2013-14	
ہدف	وصولی	ہدف	وصولی
27,27,45,176/-	23,70,57,566/-	26,50,28,426/-	27,09,54,8172/-

(د) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس ڈیفالٹرز کی لسٹیں تیار ہیں البتہ ایسے باقیدار جن کے ذمہ پچاس ہزار روپے یا اس سے زائد کی رقم واجب الادا ہے ان کے بارے میں تفصیلات جھنڈی نمبر 3 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) جن افراد یا فرموں سے ایک لاکھ یا اس سے زائد پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا اس کی تفصیل جھنڈی نمبر 4 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان افراد یا فرموں جن کے ذمہ پچاس ہزار روپے یا اس سے زائد پراپرٹی ٹیکس کی رقم واجب الادا ہے ان کی تفصیل جھنڈی نمبر 3 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام رجسٹرڈ درباروں کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

790: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے تحت رجسٹرڈ درباروں کی کل کتنی تعداد ہے اور سال 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی آمدن وصول ہوئی؟

(ب) ان درباروں میں لگائے گئے کیش بکسز کب، کس وقت اور کس کی نگرانی میں کھولے جاتے ہیں اور کیا اس میں متعلقہ حلقہ کے عوامی نمائندوں کی بھی شمولیت ہوتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان کریں؟

(ج) کیا ان درباروں سے حاصل ہونے والی آمدن کا سالانہ آڈٹ کروایا جاتا ہے اگر ہاں تو آڈٹ برائے سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کی رپورٹس سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ درباروں کو کتنے ترقیاتی فنڈ سال 14-2013 میں فراہم کئے گئے؟

(ہ) مذکورہ درباروں سے حاصل شدہ آمدن کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(و) کیا ضلع ساہیوال سے حاصل شدہ آمدن کو ڈسٹرکٹ ہذا کے درباروں پر خرچ کیا گیا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف)

کل مزارات	آمدن سال 13-2012	آمدن سال 14-2013
18	-/1,22,81,146	-/1,35,20,422

(ب) مزار خواجہ محمد پناہ کمیر کے کیش بکسز کی کشادگی ہر بدھ کو جبکہ دیگر مزارات کی کشادگی ہر ماہ کی 25 اور 27 تاریخ کو عمل میں لائی جاتی ہے۔ محکمانہ پالیسی کے مطابق کشادگی کیش بکسز کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس میں مینجر اوقاف، ڈسٹرکٹ خطیب اور نمائندہ نیشنل بنک شامل ہیں چونکہ سرکل ساہیوال میں متعلقہ بنک نے اپنا نمائندہ بھیجنے سے انکار کر دیا ہے

لہٰذا حسب الحکم جناب سیکرٹری/چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب لاہور نمائندہ بنک کی بجائے نمائندہ زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف پاکپتن کو اس کمیٹی کا حصہ بنا دیا ہے۔ علاوہ ازیں اکثر اوقات نمائندہ صدر دفتر اوقاف پنجاب، جنرل پبلک و میڈیا کے نمائندگان بوقت کشادگی کیش بکسز کی نگرانی کے لئے موقع پر موجود ہوتے ہیں۔ مزید برآں عام افراد کو بھی کسی قسم کی کوئی ممانعت نہ ہے۔ متعلقہ حلقوں کے عوامی نمائندوں کو اس مقصد کے لئے باقاعدہ نامزد کیا گیا تاہم اگر وہ چاہیں تو اس عمل میں شریک ہو سکتے ہیں۔ بعض مقامات پر عوامی نمائندگان جو متعلقہ آر پی سی کے ممبر بھی ہیں اس موقع پر موجود ہونا پسند کرتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! حاصل ہونے والی آمدن کا حسب پالیسی ایکسٹرنل آڈٹ ہوتا ہے علاوہ ازیں محکمانہ سطح پر اس آمدن کا ہر ماہ باقاعدگی سے انٹرنل آڈٹ عمل میں لایا جاتا ہے۔ جس کی ماہانہ رپورٹ زونل دفتر کی جانب سے صدر دفتر اوقاف پنجاب لاہور ارسال کی جاتی ہے۔ برائے سال 12-2011 تا 14-2013 سرکل ہذا کا ایکسٹرنل آڈٹ اس سال متوقع ہے۔ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو آڈٹ کرنے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ بر فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) جو آڈٹ مکمل ہونے اور رپورٹ دستیاب ہونے پر فراہم کی جا سکتی ہے۔

(د) سال 14-2013 میں پاکپتن زون کے لئے کل مبلغ -/5,00,000 روپے کے معمول کے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے تھے زون ہذا میں 4 اضلاع شامل ہیں (پاکپتن، ساہیوال، اوکاڑہ، وہاڑی) جن میں بوقت ضرورت یہ فنڈز استعمال کئے جاتے ہیں۔ مزید اگر کسی دربار کی خصوصی طور پر تعمیر/مرمت کروائی ہو تو اس کے لئے علیحدہ سے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔ سال 14-2013 میں ضلع ساہیوال میں کوئی فنڈز فراہم نہ کئے گئے ہیں لیکن مالی سال 15-2014 میں دربار حضرت سید عبداللہ شاہ GD/64 ساہیوال کے لئے اوقاف فنڈ سے مبلغ -/60,00,000 روپے فراہم کئے گئے اور دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیر ساہیوال کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب کی طرف سے مبلغ -/1,60,00,000 روپے کی خصوصی گرانٹ فراہم کی گئی۔

(ہ) ضلع ساہیوال سرکل کے کل مزارات 18 ہیں۔ جن سے مالی سال 13-2012 میں مبلغ -/1,22,81,146 روپے آمدن ہوئی اور مالی سال 14-2013 میں مبلغ -/1,35,20,422 روپے آمدن ہوئی۔ حسب پالیسی پنجاب بھر بشمول ساہیوال سرکل کے مزارات سے حاصل

ہونے والی آمدن سنٹرل اوقاف فنڈ C-7 میں جمع کروائی جاتی ہے۔ان مزارات پر مالی سال 13-2012 میں مبلغ -/20,33,093 روپے کے اخراجات ہوئے اور مالی سال 14-2013 میں مبلغ -/23,10,150 روپے کے اخراجات ہوئے۔جس میں ان مزارات اور مساجد میں عملہ کی تنخواہیں، بل بجلی، عرسوں اور دیگر ضروری اخراجات شامل ہیں۔اس کے علاوہ مزارات کی تعمیر و مرمت پر بھی یہ رقم خرچ کی جاتی ہے۔

(و) مالی سال 13-2012 میں ان مزارات سے مبلغ۔/1,22,81,146 روپے آمدن ہوئی جبکہ مبلغ۔/20,33,093 روپے خرچ ہوئے۔مالی سال 14-2013 میں ان مزارات سے مبلغ۔/1,35,20,422 روپے آمدن ہوئی اور مبلغ۔/23,10,150 روپے خرچ ہوئے۔ مزید مالی سال 15-2014 میں ضلع ساہیوال میں موجود دربار حضرت سید عبداللہ شاہ GD/64 ساہیوال کی تعمیر و مرمت کے لئے اوقاف فنڈ سے مبلغ۔/60,00,000 روپے فراہم کئے گئے اور دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیر ساہیوال کے لئے گورنمنٹ آف دی پنجاب کی طرف سے مبلغ۔/1,60,00,000 روپے کی خصوصی گرانٹ فراہم کی گئی۔

ضلع ننکانہ صاحب: رجسٹریشن آفیسر، اسامیوں اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

701: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موٹر رجسٹریشن کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر کو 14-2013 میں کتنی آمدن وصول ہوئی۔

(ج) ان دفاتر میں اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) ضلع ننکانہ میں کل کتنے ہوٹلز رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں۔

(ہ) ان ہوٹلز سے 14-2013 میں کتنا ٹیکس، کس شرح سے وصول کیا گیا۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں موٹر رجسٹریشن کا صرف ایک دفتر ہے جو 237+238 زیڈ بلاک ہاؤسنگ کالونی، شہر ننکانہ صاحب میں واقع ہے۔

(ب) ضلع بھر میں سال 14-2013 میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں 12,923,646 آمدن ہوئی۔

(ج) موٹر رجسٹریشن آفس ننکانہ صاحب میں کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی ہوٹل رجسٹرڈ نہ ہے

(ہ) ضلع ننکانہ صاحب میں ہوٹلز سے 14-2013 میں کوئی ٹیکس وصول نہ ہوا ہے۔

لاہور: داتا دربار کے کیش باکسز اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

799: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتا دربار لاہور کی سال 15-2014 کی کل آمدن اس وقت تک کتنی ہے، یہ آمدن کس کس ذرائع سے ہوئی؟

(ب) اس وقت اس دربار میں کتنے کیش باکسز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) اس دربار میں جو باکسز جات ہیں، ان کو کس دن یا تاریخ کو جن اہلکاران کی موجودگی میں کھولا جاتا ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان کیش باکسز سے جو چیک نکلتے ہیں وہ کس کے اکاؤنٹ میں جمع کروا کے کیش کروائے جاتے ہیں۔

(ہ) جو افراد بلینک چیک ڈال دیتے ہیں ان کو کون کس طریق کار کے تحت کیش کرواتا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) داتا دربار کی مالی سال 15-2014 (ماہ جولائی تا مئی) کی کل آمدن مبلغ -/24,20,47,098 روپے ہے اور یہ آمدن کیش باکسز، حفاظت پاپوش، لیز منی اور متفرق ذرائع سے حاصل ہوئی۔

(ب) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور میں کل 40 عدد کیش باکسز رکھے گئے ہیں اور اس کے علاوہ چلہ گاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے بھی کیش نکلتا ہے۔ نیز دربار شریف کے اندر، غلام گردش، صحن مسجد، بیرون سنہری گیٹ اور مین روڈ پر چلتی ٹریفک کے لئے کیش باکسز رکھے گئے ہیں

(ج) دربار شریف میں کیش باکسز کی کشادگی بروز پیر اور بدھ کے دن ہوتی ہے کشادگی زیر نگرانی زونل ایڈمنسٹریٹر (بی ایس-18)، مینجر داتا دربار (بی ایس-16)، نمائندہ خطیب داتا دربارؒ، نمائندہ نیشنل بنک داتا دربار برانچ، خادمین و سکیورٹی گارڈ داتا دربار کی موجودگی میں ہوتی

ہے۔علاوہ ازیں سی سی ٹی وی کیمرہ جات سے صدر دفتر اوقاف میں بھی اس کی نگرانی کی جارہی ہوتی ہے۔

(د) کیش باکسز میں سے کوئی بھی چیک نہ نکلتے ہیں اور اگر کوئی چیک نکل بھی آئے تو محکمانہ قواعد وضوابط کے مطابق اسے متعلقہ بنک سے تصدیق کروانے کے بعد کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) کیش باکسز میں سے کوئی بھی بلینک چیک نہ نکلتے ہیں۔

گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس وٹرانسفر فیس سے متعلقہ تفصیلات

737: میاں طارق محمود: کیاوزیر آبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس اور ٹرانسفر فیس سی سی وار کتنی وصول کر رہا ہے یہ فیس کب نافذ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یکم جولائی 2013 سے 30۔جون 2014 تک اس مد میں کتنی رقم حکومت کو وصول ہوئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹرانسفر کے وقت ٹرانسفر فیس اور رجسٹریشن فیس کے علاوہ انکم ٹیکس بھی وصول کیا جارہا ہے، جس بناء پر صوبہ پنجاب میں خاص کر لاہور کے دفتر میں گاڑیوں کی رجسٹریشن اور ٹرانسفر میں کمی ہوگئی جس سے حکومتی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟

(د) حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ آمدن بڑھ سکے۔

وزیر آبکاری ومحصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تفصیلات رجسٹریشن فیس اور ٹرانسفر فیس سی سی وار جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ٹرانسفر فیس مورخہ 2004-01-07 سے نافذ العمل ہے جبکہ رجسٹریشن فیس مورخہ 2002-01-07 سے نافذ العمل ہے۔

(ب) یکم جوالائی 2013 سے 30۔جون 2014 تک جو رقم رجسٹریشن فیس، ٹرانسفر فیس کی مد میں وصول کی گئی اُس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	رجسٹریشن فیس	3,437,743,146/-روپے
2۔	ٹرانسفر فیس	1,039,994,210/-روپے

(ج) فیڈرل فنانس ایکٹ 2014 کے تحت FBR انکم ٹیکس اور ودہولڈنگ ٹیکس لگانے کا مجاز ہے اور سال 15۔2014 میں انکم ٹیکس اور ودہولڈنگ ٹیکس میں کافی حد تک اضافہ ہوا تھا اس سال گاڑیوں کی ٹرانسفر ورجسٹریشن میں کمی کا واضح رجحان نظر آیا۔ یاد رہے کہ محکمہ ایکسائز، پنجاب نے گاڑیوں کی ٹرانسفر ورجسٹریشن میں گزشتہ کئی سالوں سے کوئی اضافہ نہ کیا ہے۔ ٹرانسفر فیس اور رجسٹریشن فیس میں کمی بیشی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رجسٹریشن فیس اور ٹرانسفر فیس کی مد میں آمدن بڑھانے کے لئے روڈ چیکنگ کے ذریعے نان رجسٹرڈ گاڑیوں اور ٹرانسفر نہ ہونے والی گاڑیوں کے مالکان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ بذریعہ میڈیا کمپین، بینرز، پمفلٹ عوام کو آگاہی دی جاتی ہے کہ ٹیکس جمع کرانا ان کا فریضہ ہے۔ نیز بغیر رجسٹریشن، ٹرانسفر گاڑی چلانا غیر قانونی ہے۔ اس کے علاوہ عوام کی سہولت کے لئے ون ونڈو کا اجراء اور کاغذات اور نمبر پلیٹس کی بذریعہ TCS فراہمی کی جاری ہے۔

گجرات: محکمہ اوقاف کی سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1062: میاں طارق محمود: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی سالانہ ٹھیکہ یا لیز پر کن کن پارٹیوں کو دی ہوئی ہے، اس اراضی سے سالانہ کتنی رقم سال 2014 اور 2015 میں حاصل ہوئی ہے؟ تفصیلات دیں؟

(ج) ضلع بھر میں محکمہ اوقاف کی کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، تفصیلات دیں؟

(د) اوقاف کی کمرشل رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع کی سرکاری اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کروانے اور اس کو نیلام عام کے تحت یا ٹھیکہ لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع گجرات میں 738 کنال 16 مرلے وقف رقبہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے جس میں سے 717 کنال 18 مرلے رقبہ زرعی ہے جس کی تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) زرعی رقبہ تعدادی 717 کنال 18 مرلے سالانہ پٹہ پر نیلام کیا جاتا ہے سال 14۔2013 کے دوران اس رقبہ سے مبلغ -/11,02,768 روپے پٹہ کی مد میں حاصل ہوئی جبکہ سال 15۔2014 کے دوران مبلغ -/12,51,520 روپے وصول ہوئے۔ سال 15۔2014 کے دوران اراضی جن افراد نے پٹہ پر حاصل کی ان کی فہرست اور رقم پٹہ کی تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں 20 کنال 18 مرلے رقبہ پر قبضہ ہے جس میں سے 11 کنال 17 مرلے پر محکمہ پولیس کی طرف سے تھانہ اور دفتر سی آئی اے کی عمارت تعمیر شدہ ہے جبکہ بقیہ 9 کنال 1 مرلے پر اعجاز احمد نامی شخص عدالت سیشن جج گجرات کی طرف سے جاری حکم امتناعی کی بناء پر قابض ہے۔

(د) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کمرشل، رہائشی، زرعی اراضی بذریعہ نیلام عام کرایہ داری/ پٹہ داری پر دی جاتی ہے۔ الاٹمنٹ کی شرائط کی تفصیل معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ پولیس کے زیر قبضہ رقبہ کی کرایہ داری کے حوالہ سے معاملہ زیر کارروائی ہے جبکہ مسمی اعجاز احمد کے زیر قبضہ رقبہ عدالت سیشن جج سے فیصلہ کے بعد بذریعہ نیلام عام کرایہ داری پر نیلام کیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال میں ایکسائز کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

798: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات عملہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں آبکاری و محصولات کی مد میں سال 12۔2011 اور 14۔2013 کے دوران کتنی رقم حاصل ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ آبکاری و محصولات کے دو دفاتر ہیں۔ جن میں سے ایک ساہیوال میں واقع ہے اور ایک چیچہ وطنی میں واقع ہے۔

(ب) تفصیلات جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سال12۔2011 میں۔/19,38,15,771روپے کی رقم حاصل ہوئی جبکہ سال14۔2013 میں۔/22,40,46,685روپے کی رقم حاصل ہوئی۔

گوجرانوالہ:مزارات کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

1065:میاں طارق محمود:کیاوزیراوقاف ومذہبی اموراز راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے تحت کتنے مزارات ہیں؟

(ب) ان مزارات کی سال14۔2013اور15۔2014 کی آمدن اوراخراجات بتائیں۔

(ج) ان مزارات کی دوسالوں کی تعمیرومرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی۔

(د) کیاحکومت مخدوش مزارات کی مرمت یااز سر نو تعمیر کاارادہ رکھتی ہے،توکب تک، نہیں تو کیاوجوہات ہیں۔

وزیراوقاف ومذہبی امور(میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام وانصرام 60عدد مزارات ہیں جن کی تفصیل بر نشان(الف)معززایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات کی سال14۔2013کے دوران مبلغ۔/8,45,71,199روپے آمدن اور مبلغ ۔/1,75,64,555روپے کے اخراجات ہوئے جبکہ سال15۔2014کے دوران مبلغ۔/11,50,86,208روپے آمدن اور مبلغ۔/2,28,19,256روپے کے اخراجات ہوئے جن کی تفصیل بر نشان(ب)معززایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) سال14۔2013اور15۔2014کے دوران گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمانہ تحویل میں لئے گئے مزارات میں سے جن مزارات کی تعمیر ومرمت کی گئی اس کی تفصیل مع اخراجات بر نشان(ج)معززایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(د) محکمانہ تحویل میں لئے گئے مزارات پر تعمیر ومرمت کے لئے ہر سال سالانہ بجٹ میں خاطر خواہ رقم مختص کی جاتی ہے اور جن مزارات پر تعمیر ومرمت فوری درکار ہوتی ہے ان کو priority پر رکھا جاتا ہے جبکہ دوسرے مزارات کی سالانہ تعمیر ومرمت کے لئے ہر زونل

ڈویژنل سطح پر مبلغ۔/5,00,000روپے کی رقم مختص کر دی جاتی ہے جو اس ڈویژن میں محکمانہ تحویل میں لئے گئے مزارات کی رنگ وروغن پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 81 میں بیوٹی پارلر کی تعداد اور دیگر تفصیلات

1243: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 81 برڈووڈ روڈ لاہور میں بیوٹی پارلروں کی کل کتنی تعداد ہے نیز یہ بیوٹی پارلر کہاں کہاں پر، کن کن ناموں سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) متذکرہ حلقہ میں موجود بیوٹی پارلروں نے اپنے قیام سے آج تک خزانہ سرکار میں کتنا ٹیکس جمع کروایا اگر نہیں کروایا تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں اور ٹیکس جمع نہ کروانے والوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) اس وقت یونین کونسل نمبر 81 برڈووڈ روڈ پر ایک بیوٹی پارلر ہے جس کا نام سونیا بیوٹی پارلر ہے۔

(ب) سونیا بیوٹی پارلر 01.01.2010 سے کام کر رہا ہے اُس نے اب تک 9884 روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں خزانہ سرکار میں جمع کرائے ہیں۔ اس کے ذمہ مبلغ 2153 روپے ٹیکس بقایا ہے جس کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

سرگودھا: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1111: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر کتنے لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(د) اوقاف کی کمرشل، رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط اور criterion کیا ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل زرعی اراضی 6220 کنال 07 مرلے ہے جس میں سے 6202 کنال 3 مرلے رقبہ زرعی ہے جس کی پراپرٹی وار تفصیل بر نشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل اراضی تعدادی 64 کنال ساڑھے 13 مرلے پر 136 مختلف افراد محکمانہ تحویل سے قبل مکانات وغیرہ بنا کر بیٹھے ہیں۔ رقبہ تعداد 19 کنال 15 مرلے پر محکمہ تعلیم نے سکولز اور 3 کنال 15 مرلے پر ہسپتال تعمیر شدہ ہے۔ جس کی پراپرٹی وار تفصیل بر نشان (ب) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) سال 16-2015 کے لئے رقبہ تعدادی 2205 کنال 2 مرلہ بذریعہ نیلام عام بعوض مبلغ -/48,86,800 روپے پٹہ پر دیا گیا جس کی پراپرٹی وار تفصیل بر نشان (ج) معزز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت وقف اراضی بذریعہ نیلام عام کرایہ داری/پٹہ داری پر دی جاتی ہے جس کے لئے باقاعدہ اشتہار نیلام قومی اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔ زرعی اراضی عرصہ ایک سال کے لئے پٹہ پر دی جاتی ہے جسے محکمانہ قواعد و ضوابط کے تحت عرصہ چار سال تک توسیع میعاد پٹہ دی جاتی ہے۔ کمرشل اراضی وزیر اعلیٰ پنجاب سے پیشگی اجازت کے بعد عرصہ 30 سال کے لئے نیلام کی جاتی ہے جبکہ دکانات اور مکانات کی کرایہ داری عرصہ 3 سال کے لئے ہوتی ہے اور ہر تین سال بعد جاری کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کے ساتھ مزید عرصہ 3 سال کی توسیع ہو جاتی ہے۔ کارروائی نیلام میں ماسوائے باقیدار محکمہ اوقاف ہر پاکستانی شامل ہو سکتا ہے۔ شرائط بر نشان (د) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

سیالکوٹ: تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی اراضی و دیگر متعلقہ تفصیلات

1140: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی زرعی اراضی ہے اور کون کون سی اراضی لیز پر ہے؟
(ب) ڈسکہ تحصیل میں محکمہ اوقاف کی کتنی کمرشل پراپرٹی ہے، تفصیلات فراہم کریں۔
(ج) اس وقت تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کی کون کون سی اراضی پر ناجائز قابضین ہیں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کے زیرانتظام کل اراضی 213 کنال 8 مرلہ ہے۔ جس میں سے 169 کنال 13 مرلے رقبہ لیز پر ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام وقف اراضی	رقبہ تعدادی	نام پٹہ دار
1۔	دربار حضرت نور شاہ ولی موضع راجہ گھماؤں	40 کنال 5 مرلے	محفوظ احمد چیمہ ولد سلطان احمد چیمہ
2۔	مسجد انڈیا موضع گھوگل	18 کنال	مرزا خادم بیگ ولد اعظم بیگ
3۔	مسجد انڈیا موضع سرانوالی	111 کنال 8 مرلے	میاں عاشق علی ولد علاؤالدین

(ب) تحصیل ڈسکہ میں 62 عدد دکانات اور ایک پلاٹ برقبہ 8 کنال محکمانہ تحویل میں ہیں۔ ان کی فہرست برنشان (الف) معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ڈسکہ میں واقع وقف اراضی 169 کنال 13 مرلے رقبہ لیز پر ہے جن کے پٹہ داران کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام وقف	رقبہ تعدادی	نام پٹہ دار	آمدن (سال 15-2014)
1۔	دربار حضرت نور شاہ ولی موضع راجہ گھماؤن	40 کنال 5 مرلے	محفوظ احمد چیمہ ولد سلطان احمد چیمہ	2,16,600/- روپے
2۔	مسجد انڈیا موضع گھوگل	18 کنال	مرزا خادم بیگ ولد اعظم بیگ	50,500/- روپے
3۔	مسجد انڈیا موضع سرانوالی	111 کنال 8 مرلے	میاں عاشق علی ولد علاؤالدین	2,74,032/- روپے

رقبہ تعدادی 44 کنال 5 مرلے موضع گجر کے تحصیل ڈسکہ سال 04-2003 میں آخری بار نیلام عام ہوا تھا سال کے اختتام پر متولیان نے عدالت سیشن جج میں نوٹیفکیشن کے خلاف زیر سماعت مقدمہ میں حکم امتناعی حاصل کرتے ہوئے قبضہ کر لیا جس کا فیصلہ مورخہ 14-01-2016 کو محکمہ کے حق میں ہو چکا ہے۔ قابضین سے دخل قبضہ کے حصول کی کارروائی جاری ہے جبکہ اس عرصہ کے دوران ناجائز کاشت کے حوالہ سے پٹہ کی وصولی کے لئے ڈسٹرکٹ کلکٹر سے مبلغ -/1,03,836 روپے کی ڈیمانڈ قائم کروادی گئی ہے اور نوٹس بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ڈسکہ میں واقع 8 کنال پلاٹ کا کرایہ برائے سال 15-2014 مبلغ -/1,20,000 روپے وصول ہوا۔

سیالکوٹ: تحصیل ڈسکہ میں مزارات سے متعلقہ تفصیلات

1141: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

تحصیل ڈسکہ میں کون کون سی جگہ پر محکمہ اوقاف کے مزارات واقع ہیں اور کب سے محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل صرف 2 عدد مزارات ہیں، تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام / محل وقوع	زیر تحویل
1۔	دربار حضرت گلو شاہ موضع کوریکی	مورخہ 21۔جنوری 1961 کو محکمہ اوقاف کے زیر تحویل میں لیا۔
2۔	دربار حضرت نور شاہ ولی موضع راجہ گھماؤں	مورخہ 26۔دسمبر 1977 کو محکمہ اوقاف کے زیر تحویل میں لیا۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! مجھے میرا لکھا ہوا دکھا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! ان کی بات غور سے سن لیں اور اس کو دوبارہ چیک کرا دیں۔

جناب خالد غنی چودھری: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending کر دیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، سوال pending نہیں ہو سکتے۔ آپ کی بڑی مہربانی مجھے ذرا پڑھنے دیں۔ جناب امیر محمد خان مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ آف پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے متعلق رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 237اور 728 بابت سال 2014کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امیر محمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک التوائے کار نمبر 14/237اور 14/728 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب احسن ریاض فتیانہ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 2338 بابت سال 2014کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred question No. 2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred question No. 2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred question No. 2338/2014 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ملک محمد وارث کلو مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ سے متعلقہ نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The issue of LDA employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The issue of LDA employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The issue of LDA employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig raised in the reply of starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed MPA

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں محترمہ کا پوائنٹ آف آرڈر سننے دیں، خیر کا پوائنٹ آف آرڈر ہو، اللہ خیر کرے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! خیر کا ہی ہے، یہ انتہائی اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ ایک رپورٹ ہے جو جاگ ٹی وی پر ارشد ورک نے پیش کی تھی اس کے مطابق فریحہ مجید جو کہ ایک pharmacist ہے---

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے آپ نے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پہلے ایوان کو in order کروائیں، بہت شور ہے۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! فریحہ مجید انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پنجاب میں local purchase pharmacist تھی۔ ستمبر 2015 کے بل جب ان کے پاس آئے کیونکہ local purchase pharmacist کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب اس کے پاس بل آتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس equipment کی قیمت لوکل مارکیٹ میں کتنی ہے۔ 22 فیصد discount لینے کے بعد وہ کوئی چیز purchase کرتا ہے۔ جب اس نے ستمبر 2015 کے بل دیکھے تو اسے پتا چلا کہ اس کی قیمتیں market price سے 200 گنا زیادہ ہیں، جس کے بل ثبوت کے طور پر میرے پاس موجود ہیں۔ اس کے بعد اس کی complaint ہو گئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ یہ معاملہ تحریری طور پر لے کر آئیں۔ بڑی مہربانی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بڑا اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: اس کو آپ لکھ کر لائیں، کوئی چیز تحریری شکل میں لے کر آئیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے توجہ دلاؤ نوٹس take up کرنے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد مجھے ملیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب آپ دیکھ لیں آپ ہی کا نقصان ہو رہا ہے، آپ کی مرضی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہمارا نقصان ہونے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ مگر آپ کا point of order relevant ہونا چاہئے اگر آپ کا point of order irrelevant ہو گا تو بٹھا دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ دونوں کا ایک ہی پوائنٹ ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وہ تو آزاد ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: آپ فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی اور معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اگلے ہفتے لوکل باڈیز کی مخصوص نشستوں کے لئے انتخابات کا schedule دے دیا ہے، انہوں نے ممبران کو نشان بھی الاٹ کر دیئے ہیں۔ حکومت آج اس سلسلے میں ترمیمی بل پیش کر رہی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اس طرح سے غلط ہے کہ جب الیکشن کمیشن کی طرف سے شیڈول جاری ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جب وہ بل پیش ہوگا آپ اس وقت اس مسئلے پر بات کریں۔ میں آپ کی بات اس وقت ضرور سنوں گا۔ مہربانی اب آپ تشریف رکھیں۔ This is no point of order.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے آپ ہمیں اس پر بات ہی نہیں کرنے دے رہے۔

جناب سپیکر: جب وہ بل آئے گا اس وقت آپ اس پر بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ لوکل باڈیز کے الیکشن شیڈول کے مطابق ہوں گے یا proportional representation کے تحت ہوں گے، اس کا جواب تو آنا چاہئے؟

جناب سپیکر: جب وزیر قانون آئیں گے تو اس کا جواب بھی دے دیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ جواب لینا چاہتے ہیں تو میں ان کو جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب وزیر قانون آئیں گے تو خود اس کا جواب دیں گے۔ اب تحریک استحقاق کا ٹائم ہے توجہ دلاؤ نوٹس کا ٹائم ہے۔ جب legislation شروع ہوگی اس وقت آپ بات کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئین کے آرٹیکل 12 کے تحت پارلیمنٹ اور اسمبلی قانون سازی کے لئے competent ہے، یہ مجھے کوئی قانون بتا دیں جو یہ bar کرتا ہو کہ اس پر legislation نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: جب ٹائم آئے گا اس وقت اس مسئلے پر بات کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں، بہت شکریہ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اتنے اہم توجہ دلاؤ نوٹس ہیں لیکن وزیر قانون موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف لابی میں تشریف رکھتے ہیں ابھی ایک منٹ کے بعد تشریف لے آتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ہم پھر ان کے پاس چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں؟ میں تو آپ کو ایسا آرڈر نہیں دے سکتا۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پھر میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: لیکن پوائنٹ آف آرڈر relevant ہونا چاہئے۔

بہاولپور چولستان میں سولر پارک پراجیکٹ پر کام کرنے والے ٹھیکیداروں کا مزدوروں کو بروقت ادائیگی نہ کرنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بہاولپور میں جو سولر پارک بنایا ہے، میں اس پر انہیں تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے بجلی کی جنریشن کے لئے ایک بڑی اچھی کوشش کی ہے، چائنا کی مدد کے ساتھ ایک بہت بڑا سولر پارک بنایا ہے۔ اس پراجیکٹ پر بہت سارے لوگوں نے کام کیا ہے لیکن پچھلے دو روز سے بڑی تعداد میں وہاں سے مزدور لاہور آئے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں نے وہاں پر ٹھیکیداری کے ذریعے سے کام کروایا ہے وہ مزدور ان کے دفتر کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ مزدور میرے حلقے کے نہیں ہیں لیکن چونکہ بہاولپور سے متعلق ہیں اس لئے انہوں نے مجھے بھی بلایا۔ میں نے وہاں جا کر ان کی مینجمنٹ سے بات کی، انہوں نے لاکھوں روپے کے ان سے کام کروائے ہیں لیکن اب ان کو payment نہیں کر رہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ سولر پارک کے یہ چھوٹے مزدور ہیں جن کے چند لاکھ یا چند ہزار روپے ہیں ان کی حق رسی کروائی جائے۔ ورنہ یہ حکومت کے لئے بھی بڑی بدنامی ہے اور وہ مسلسل اس حوالے سے بد دعائیں بھی دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش یہ ہے کہ وزیر محنت راجہ اشفاق سرور بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کم از کم یہ direction جاری کریں کہ ان کے اس معاملے کو دیکھا جائے، یہ مزدوروں کا معاملہ ہے اور راجہ صاحب سے متعلقہ بھی ہے۔ میں آپ کے توسط سے request کروں گا کہ راجہ صاحب اس سارے معاملے کو چیک کریں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ نے ڈاکٹر صاحب کی بات سن لی ہے وہ آپ سے اس بارے میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟ رانا صاحب بھی آ گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو repeat کر دیتا ہوں۔ میں نے یہاں پر وزیر اعلیٰ کو تحسین کیا ہے کہ انہوں نے چولستان میں ایک بہت بڑا سولر پارک بنایا ہے، انہوں نے محنت کی ہے اور یہ ایک اچھی کاوش ہے۔ ملک کے اندر اس وقت جو energy shortage ہے اس کو دور کرنے کی ایک اچھی کوشش ہے اس لئے میں وزیر اعلیٰ کی تحسین کرتا ہوں، جس وقت inauguration ہوئی تھی اس وقت میں بھی وہاں پر گیا تھا اور اس سارے پراجیکٹ کو دیکھا تھا۔ وہاں پر کافی کام کروایا گیا ہے لیکن بڑی تعداد میں ایسے مزدور ہیں جن کی payment ٹھیکیداروں نے نہیں کی ہے۔ یہاں لاہور کی ایک کمپنی ہے جس نے وہاں پر لاکھوں کے کام کروائے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مزدور ہیں، وہ گزشتہ دو روز سے ان کے دفتر کے باہر دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھ سے بھی انہوں نے رابطہ کیا میں خود وہاں پر گیا ہوں لیکن وہ ان کی حق رسی نہیں کر رہے بلکہ ان کو پریشان کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے راجہ صاحب سے، رانا صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور اگر یہ اجازت دیں گے تو میں اس کی تفصیل بھی ان کو دے دوں گا۔ مہربانی فرما کر یہ ان کی حق رسی کروائیں۔

جناب سپیکر: چلیں! انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے، اگر کوئی ایسی بات ہے تو وہ اس پر کچھ نہ کچھ کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات محترم ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کی ہے۔ بہاولپور سولر انرجی پراجیکٹ کے جو چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں، میں ان سے بات کر کے ڈاکٹر صاحب سے ان کا رابطہ کروا دوں گا، اس طرح اس معاملے کو resolve کروا دیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کو لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ رانا صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 کا جواب آپ کی طرف سے آنا تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! نمبر دوبارہ پکار دیں آپ نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 967 کی بات کی ہے؟

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا نمبر 930 ہے اور یہ محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 کو Last time pending کروایا تھا۔ یہ ایک بنک ڈکیتی ہے جس میں پچاس لاکھ روپیہ اور ڈرائیور جس کے پاس رقم تھی کی ہلاکت کا مقدمہ ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس میں کچھ ملزمان گرفتار ہوئے ہیں لیکن وہ دوسرے ضلع سے گرفتار ہوئے ہیں۔ آج CPO گوجرانوالہ موجود ہیں انہوں نے اس مقدمے کو پوری طرح سے work out کرنے کے لئے پندرہ دن کا ٹائم مانگا ہے اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اسے for two weeks pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ Call Attention Notice for two weeks pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 967 چودھری اختر علی خان کا ہے۔

گوجرانوالہ: سابقہ وزیر و ممبر پنجاب اسمبلی کے مقدمہ قتل کی صورتحال

چودھری اختر علی خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رکن صوبائی اسمبلی پنجاب اور سابق صوبائی وزیر پنجاب چودھری شمشاد احمد خان، ان کے بیٹے اور ان کے دوست کو کامونکی میں ان کے گھر کے نزدیک فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جس کا مقدمہ متعلقہ تھانے میں درج ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقدمہ میں نامزد ملزمان کو پولیس گرفتار نہیں کر سکی جبکہ یہ ملزمان ملک میں موجود ہیں اور علاقہ میں دندناتے پھر رہے ہیں، ڈکیتی راہزنی اور قتل کی متعدد وارداتوں میں بھی مطلوب ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملزمان کی وجہ سے کامونکی سمیت گوجرانوالہ میں خوف وہراس پایا جاتا ہے۔ ملزمان گواہان مقدمہ سمیت علاقہ کے لوگوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کیا ان ملزمان کی کوئی ہیڈ منی بھی مقرر کی گئی ہے ؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب ہاں میں ہے تو ان کو گرفتار نہ کرنے میں کیا امر مانع ہے۔ کیا حکومت / متعلقہ ضلع کی پولیس ان کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک ؟

جناب سپیکر! چودھری شمشاد علی خان تین مرتبہ اس معزز ایوان کا ممبر منتخب ہوا۔ چودھری شمشاد علی خان، اس کے معصوم بیٹے اور دوست کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ ہمارے ملک میں تمام برادریاں چاہے تاجر برادری ہو، چاہے وکلاء برادری ہو سب اپنے حقوق کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کیا ہمارا یہ ایوان، ہمارے یہ سیاستدان اپنے ایک ممبر اور اس کے بیٹے کی شہادت پر کیوں اکٹھے نہیں ہو سکتے ؟ کیوں اپنے جائز حق کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتے ؟

جناب سپیکر! ہمیں اس سوچ کا خاتمہ کرنا ہے کہ جو بھی طاقتور ہے، دہشت گرد ہے، بدمعاش ہے، غنڈہ ہے جب وہ یہ سوچے کہ میں نے کسی کو قتل کرنا ہے، کسی کو کیا ممبران اسمبلی کو قتل کرنا ہے تو دن دہاڑے قتل کر دے اور اس کے بعد پھر اس کو پوچھنے والا کوئی نہ ہو ان کی گرفتاری عمل میں نہ آئے۔ تین چار ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں ان کو کوئی گرفتار نہیں کر رہا۔ میں پورے معزز ایوان کو گواہ بنا کر یہ بات کر رہا ہوں کہ اگر ان ملزمان کو گرفتار نہ کیا گیا تو پھر آپ کو یہاں پر اپنے ایک اور ممبر کے لئے دعا مانگنا پڑے گی۔ خدا حافظ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہمارے معزز بھائی چودھری اختر علی خان نے جو بات کی ہے یہ چودھری شمشاد علی خان (مرحوم) کے حقیقی بھائی ہیں اور ان کی سیٹ پر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ان کے جذبات بالکل سمجھ آنے والی بات ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر ممبر کے بھی یہی جذبات ہیں اور اسی طرح سے ہر معزز ممبر اس افسوسناک واقعہ پر خود کو دکھی محسوس کرتا ہے۔ اس مقدمہ میں جو ملزمان نامزد ہوئے تھے ان میں سے چار ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے بقیہ ملزمان کو گرفتار کر کے ان کا چالان مجاز عدالت میں دیا جا چکا ہے۔ جو ملزمان گرفتار نہیں ہوئے ان میں سے ایک ملزم رفیق عرف پھیکی ورک کا بیرون ملک دبئی میں موجودگی کا علم ہوا ہے۔ انٹرپول سے اس کے وارنٹ حاصل کر کے اس کی گرفتاری کے لئے ٹیم وہاں روانہ کی گئی ہے۔ باقی تین ملزمان کے پیچھے پوری توجہ اور commitment کے ساتھ پولیس pursue کر رہی ہے اس سلسلے میں

CPO گوجرانوالہ وقاص نذیر نے ذاتی طور پر مجھے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بہت جلد ان ملزمان کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے، اپنے معزز بھائی چودھری اختر علی خان بلکہ اس ایوان میں جتنے بھی معزز ممبران موجود ہیں سے عرض کرتا ہوں کہ ہم اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اس وقت تک ایجنڈے پر رکھیں گے جب تک یہ ملزمان گرفتار نہیں ہو جاتے۔ اس کو پوری طرح سے pursue کریں گے نہ صرف ان کی گرفتاری بلکہ اس مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے وہاں پر ان ملزمان کی proper prosecution ہو اور وہاں سے ان کو سزا ملے۔ آپ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending فرمائیں اور انشاءاللہ میں within two weeks اس پر معزز ایوان کے سامنے positive progress لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 967 کو two weeks کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 968 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کمالیہ کے نجی بنک میں ڈکیتی اور ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات

جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26۔جنوری 2016 کو ٹی وی چینل "دن" کی خبر کے مطابق ضیاء اللہ چوک کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع نجی بنک میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے گارڈ ٹکا خان، آفس بوائے اسلم ہلاک ہو گئے اور ایک گارڈ شدید زخمی ہوا۔ ڈاکو لاکھوں روپے لوٹ کر بنک سے لے گئے؟

(ب) اس بابت آج تک پولیس نے جو کارروائی اور اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وقوعہ کی حد تک تو یہ بات درست ہے۔ اس مقدمہ کے اندراج کے بعد تفتیش عمل میں لائی گئی ہے۔ موقع پر موجود CCTV کیمرہ فوٹیج کی مدد سے اور Geo-fencing کے ذریعے سے data collection کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ اس case میں investigating team کو positive clue ملا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دس دن کے

اندر اس مقدمہ میں breakthrough ہو گا اور ملزمان کو گرفتار کر کے عدالت کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر آپ اس کی CCTV فوٹیج دیکھیں جو کہ online available ہے تو اس کے اندر ملزمان کے چہرے صاف نظر آتے ہیں۔ وہ بنک کے اندر گھستے ہی سفاک طریقے سے لوگوں کو سیدھی گولیاں مارتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ DPO سے کہیں کہ ان ملزمان کی گرفتاری کو یقینی بنائیں کیونکہ اس واقعہ کی وجہ سے پورے علاقے کے اندر خوف وہراس پایا جاتا ہے۔ ڈاکوؤں نے دن دہاڑے بنک کے اندر گھس کر بنک کے گارڈ اور عملہ کو گولیاں ماری ہیں۔ انہوں نے جس طریقے سے بنک کو لوٹا ہے اس سے علاقے کے لوگ اپنے گھروں سے نکلتے ہوئے ڈر رہے ہیں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اندر writ of law ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔

جناب سپیکر: اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحاق جناب محمد عارف عباسی کی ہے۔ وہ چھٹی پر ہیں تو اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 4 جناب انعام اللہ خان نیازی صاحب کی ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی بھکر کیمپس کے وائس چانسلر کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چند روز قبل میں نے سرگودھا یونیورسٹی بھکر کیمپس کے انچارج وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ظہور الحسن ڈوگر سے متعدد بار رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے ان کے دفتر کے نمبر پر ٹیلیفون کئے اور بار بار پیغام نوٹ کروایا لیکن پھر بھی مجھے ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اس پر میں نے ان کے پرسنل سیکرٹری سے پوچھا تو

انہوں نے جواب دیا کہ وائس چانسلر صاحب فرما رہے ہیں کہ مجھے کسی بھی ایم پی اے کے ساتھ بات نہیں کرنی اور دوبارہ مجھے فون کرنے کی زحمت نہ کریں۔ایک معزز عوامی نمائندے کے ساتھ موصوف وائس چانسلر کے اس رویّہ کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اسی حوالے سے میری ایک تحریک التوائے کار بھی ہے جس میں وہ تمام وجوہات بیان کی گئی ہیں---

جناب سپیکر: نیازی صاحب! آپ اس وقت تحریک التوائے کار کی بات نہ کریں کیونکہ یہ تحریک استحقاق کا وقت ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات کی وضاحت تو کرنے دیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس کی background بڑی خوفناک ہے اور اس سلسلے میں میری ایک تحریک التوائے کار بھی آئی ہوئی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میری تحریک استحقاق کو admit کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ ان سارے حالات کا جائزہ لیا جائے کیونکہ وہاں پر شرمناک ترین وقوعے ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بات بہت آگے چلی جائے اس کا تدارک کیا جائے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ انعام اللہ خان نیازی صاحب کی اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس پر دو مہینے کے اندر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 964/15 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس میں جعلی بلوں کی بھرمار

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب حکومت، سول سیکرٹریٹ اور تمام محکموں کے تمام اخراجات اور ادائیگیاں اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر کے رحم وکرم پر ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جعلی بلوں کی بنیاد پر ارب ہا روپیہ ناجائز ہتھ کنڈوں سے کھایا جاتا رہا ہے اور کھایا جا رہا ہے۔ A.G آفس کے حکام دیدہ دلیری سے ناقابل یقین حد تک بلوں میں سے کمیشن لے رہے ہیں اور نہ دینے کی صورت میں بالکل genuine bills کی بھی کسی صورت ادائیگی نہیں کی جاتی۔ (Drawing & Disbursing Officer(DDOs جو کہ بلنگ کی بنیاد ہیں نے ایسا طریق کار اپنایا ہوا ہے کہ جب Pay Roll Section میں بل جمع ہوتا ہے تو فوری نقد ادائیگی نہ کی جائے تو ایسے ایسے اعتراضات لگائے جاتے ہیں کہ جن کو درست کرنا انسانی طاقت میں نہ ہو۔ معاملہ طے ہونے پر بل پاس کر دیئے جاتے ہیں اور پھر چیک سیکشن میں چیک کے لئے مذاکرات شروع ہو جاتے ہیں اور اگر وہاں بھی ادائیگی نہ کی جائے تو مشین چیک بناتی ہے اور نہ ہی حکام کے ہاتھوں میں جُنبش ہوتی ہے۔ حکومت کے تقریباً تمام ڈیپارٹمنٹس نے اس سال جون میں یہ معاملہ وزیراعلیٰ پنجاب کو گوش گزار کیا تھا کہ رشوت کا ریٹ 15 ہزار روپے سے 5 لاکھ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ سالہا سال سے جون جو کہ مالی سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے اور 90 فیصد ادائیگیاں جون میں بدانتظامی کی بناء پر کرنی ہوتی ہیں۔ نتیجتاً A.G office میں یہ مہینہ چاند رات کا سماں پیش کرتا ہے۔ اکثر اوقات ایسے افسران جنہوں نے دیانتداری کا (Robin Hood) بننے کی کوشش کی کے خلاف Audit Para's بنتے ہیں اور وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں جوابدہ ہوئے لیکن اصل وجوہات سے پردہ نہ اُٹھا سکے۔ یہ بات اب کھلا راز ہے کہ indent stage پر ہی A.G office کا حصہ تمام اخراجات اور ادائیگیوں میں رکھ لیا جاتا ہے جو اربوں میں ہوتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے جتنے بھی واجبات ڈسٹرکٹ لیول پر ہوتے ہیں ان کی ادائیگی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس سے ہوتی ہے۔ لاہور کی جتنی بھی ادائیگیاں ہوتی ہیں وہ Treasury office سے کی جاتی ہیں البتہ پاک پی ڈبلیو ڈی یا

دوسری کچھ ادائیگیاں A.G office سے ہوتی ہیں۔ A.G Punjab کا دفتر وفاقی حکومت کے کنٹرول میں آتا ہے۔ ان کے تمام انتظامی معاملات وفاق کے کنٹرول میں ہیں اور حکومت پنجاب کا اس سے کوئی تعلق نہیں البتہ کوئی شکایت A.G office سے متعلق حکومت پنجاب کو موصول ہوتی ہے تو اسے وفاقی حکومت کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ اس رپورٹ کی چھان بین کی جا سکے۔ قانون کے مطابق ان لوگوں کے خلاف اگر کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو وفاقی حکومت کو ان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کرنے کے لئے کہا جاتا ہے اور اگر کوئی کرپشن میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف وفاقی حکومت ایکشن لیتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ آپ صرف ان سے یہ پوچھ کر بتا دیں کہ پنجاب پولیس کی payment کون کرتا ہے؟ یہ آپ اور اس ایوان کا پیسا ہے۔ یہ بات کہہ دینا کہ یہ وفاقی حکومت کے کنٹرول میں ہے درست نہیں۔ A.G Punjab کا دفتر وفاقی حکومت کے کنٹرول میں نہیں بلکہ ہماری تمام ادائیگیاں مثلاً محکمہ صحت، محکمہ تعلیم اور تمام purchases کی ادائیگیاں A.G office کرتا ہے۔ یہ کیسے کہتے ہیں کہ ادائیگیاں ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس یا Treasury office کرتا ہے؟ A.G office کے مقابلے میں Treasury Office کے پاس تو ایک فیصد بھی پیسا نہیں ہوتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہائی کورٹ تک کی payment ان کے پاس ہے۔ جب پیسا پنجاب حکومت کا ہے اور یہ کوئی ایسا مسئلہ بھی نہیں تو اس کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ محکموں کو ان کی رقم کا ذمہ دار قرار دے کر Internal Audit میں لایا جائے اور یہ بڑی simple بات ہے۔ یہ کہہ دینا کہ A.G office وفاقی حکومت کے کنٹرول میں ہے بڑی زیادتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جنرل بات کی ہے کہ A.G office میں کرپشن ہوتی ہے اگر کوئی specific بات کی جائے کہ کس کیس میں یا کس ادائیگی کے سلسلے میں کرپشن ہوئی ہے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف کارروائی کروائی جائے گی۔ شیخ علاؤالدین صاحب کرپشن کے حوالے سے کوئی specific case بتائیں۔ ہم A.G office سے بات کریں گے اور وفاقی حکومت کو بھی اس سلسلے میں نوٹس لینے کا کہیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں آج میری بات سُن لیجئے۔ میرے بھائی گوندل صاحب نے مجھے چند دن پہلے کہا کہ شیخ صاحب! آپ نے بڑی اچھی تحریک التوائے کار دی ہے میں ڈر گیا، میں نے کہا یا اللہ یہ سورج کدھر سے

نکل آیا کہ انہیں میری تحریک التوائے کار اتنی اچھی لگی؟ میں نے کہا کون سی تحریک التوائے کار؟ کہنے لگے کہ وہ جو آپ نے پنجاب اسمبلی اور دوسری اسمبلیوں کی comparison sheet دی ہے کہ ہماری performance اتنی بُری ہے۔ میں نے کہا آپ اس کا جواب دیں گے؟ اللہ کے فضل سے انہوں نے وہ تحریک التوائے کار kill ہی کرا دی، وہ floor پر آئی ہی نہیں اور اب مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں identify کروں اگر میں identify کروں گا تو گوندل صاحب مجھے ذمہ داری دیں۔ میری کمپنی لاکھوں روپیہ pay کرتی ہے خدا کی قسم اس کے بغیر billing نہیں ہوتی۔ آپ کمال کرتے ہیں یہ پنجاب کا پیسا ہے، پنجاب کے عوام کا پیسا ہے اور وہ صرف custodian ہیں۔ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اگر یہ پیسا صرف محکموں کو دے دیا جائے تو محکمے بھی کس طرح اپنے پیسے کو دیکھیں گے؟ بڑے سے بڑا آڈٹ کرایا جا سکتا ہے۔ A.G office کے رحم وکرم پر پنجاب کا پیسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ معاملات کو درست کریں ناں! شیخ صاحب جو بات کر رہے ہیں اُن میں کوئی سچائی بھی ہے لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ ان کے اس طرح کہنے پر کیا ہم AG office کا جنرل آڈٹ کرانا شروع کر دیں؟ یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور ہمیں کوئی specific معاملہ بتائیں۔ ہم انشاء اللہ شیخ صاحب کے ساتھ بیٹھنے کے لئے حاضر ہیں اور ہم ضرور بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہت ضروری ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 965/15 بھی آپ کی ہے۔ شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

نام نہاد کلچرل پروگراموں کی آڑ میں پاکستانی لڑکیوں کو مشرق وسطیٰ سمگل کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک لڑکی کو لاہور ائرپورٹ پر دبئی سمگل ہوتے ہوئے مع نام نہاد Talent Promoter گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت ایک اور لڑکی اس کے ساتھ پائی گئی۔ خوف زدہ لڑکیوں نے بضد کوشش بیان دیا کہ وہ رقاصہ ہیں اور اپنے والدین کی مرضی سے جاوید خان عرف کلو خان نامی Talent Promoter کے

ذریعے دبئی کے ایک ہوٹل میں کام کے لئے جارہی ہیں۔افسوسناک امر ہے کہ مظلوم اور بے بس لڑکی کو پتا تھا کہ وہ عصمت فروشی کے لئے لے جائی جارہی ہے۔تلخ حقائق یہ ہیں کہ یہاں بے حساب جاوید خان اور کلو خان لڑکیوں کی سمگلنگ میں Talent Promoter کی حیثیت سے ملوث ہیں اور انتہائی بااثر ہیں۔ ان کی طرف دیکھنے سے ہی ایسے ایسے لوگوں کے سفارشی فون آتے ہیں جس سے مافیا کی پہنچ کا اندازہ ہوتا ہے۔مشرق وسطیٰ کی طرف جانے والی کوئی پرواز ایسی لڑکیوں کے بغیر نہ ہے۔ثقافتی طائفے، نام نہاد کلچرل پروگراموں کی آڑ میں حقیقتاً Modernize Mobile Brothel Home کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس وقت مشرق وسطیٰ کی مختلف نام نہاد اسلامی ریاستوں میں سینکڑوں نائٹ کلبوں میں پاکستانی لڑکیاں بظاہر ڈانسرز کی حیثیت سے کام کررہی ہیں اور المیہ یہ بھی ہے کہ ان میں بہت بڑی تعداد پڑھی لکھی لڑکیوں کی ہے۔سوال یہ ہے کہ عمرہ اور حج کے لئے تو عورت کو بغیر محرم کے ائرپورٹ پر جانے سے روک دیا جاتا ہے پھر ان مظلوم عورتوں کو جو بلاشک وشبہ ملکی بدنامی اور جسم فروشی کے لئے کھلے عام جن کی چال ڈھال، اٹھنا بیٹھنا سب کچھ ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح ملک سے باہر جارہی ہیں۔اس مکروہ اور بد دھندے کو ختم کرانا انتہائی ضروری ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کسی بات کا تھوڑا سا خیال بھی کیا کیجئے اگر ایسی بات ذرا open ہو تو اچھا نہیں لگتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جو حقائق بیان کرتا ہوں میں کوئی آج کا سعادت حسن منٹو ہوں اور نہ میں ایسی بات کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ تلخ حقائق ہیں۔خدا کی قسم لوگ اس ملک میں بڑی مصیبت سے گزر رہے ہیں۔یہ بے چاری لڑکیاں ایسے نہیں جارہیں یہ ہمارے معاشرے کی کمزوری ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اصل میں جو بھی لوگ ملک سے بیرون ملک جاتے ہیں تو یہ معاملات FIA and Immigration سے متعلقہ ہیں۔اس تحریک التوائے کار کے مطابق ہمارے محکمہ والوں نے Immigration Officers سے discuss کیا انہوں نے بتایا کہ ایسی لڑکیاں آرٹسٹ کے رُوپ میں ویزا لگواتی ہیں کیونکہ بیرون ملک بیٹھے ہوئے شخص ویزہ جاری کراتے ہیں اور ایسی لڑکیوں کو ملک سے مقامی promoters, arrange کرکے بیرون ملک بھجواتے ہیں جن کے متعلق Immigration Officers کا کہنا ہے کہ ویزہ کے ہمراہ مکمل اور

valid documents اگر موجود ہوتے ہیں تو اُن کو بیرون ملک جانے سے ٹھکرانا ناممکن ہے۔ تاہم ایسے ویزہ جات کے لئے immigration rules میں اگر ترمیم کی جائے تو پھر متعلقہ Immigration Officers ایسے ویزہ جات اور آرٹسٹوں کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو باہر جانے سے روک سکتے ہیں۔ FIA or Immigration وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے اور وہ مروجہ rules کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں تھوڑی سے وضاحت کرنا چاہوں گا۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے جس دن ایوان میں خواجہ سراؤں کے بارے میں قیاس آرائی فرمائی تو اُس دن میں نے انہیں کہا تھا کہ آپ کو ٹرکوں کے اڈے کس طرح سے ملتے ہیں جہاں سے آپ چھوکروں کی تصاویر لے کر آتے ہیں، کہیں سے آپ کو خواجہ سراؤں کی چیزیں نظر آتی ہیں تو اُن کے لئے آپ درد لے کر اُٹھتے ہیں تو جواباً شیخ صاحب مجھے کہتے ہیں کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں بھی کوئی چیز لے آؤں گا تو میں یہ وضاحت کر دوں کہ یہ جو بھی لائے ہیں اُس کلو خان کا میرے کلو tribe سے کوئی تعلق ہے اور نہ اُن سے میرا کوئی تعلق ہے۔ شیخ صاحب کی دُور بین پتا نہیں کہاں تک پہنچتی ہے اور کہاں کہاں سے یہ چیزیں اُٹھا کر لے آتے ہیں؟ جس طرح گند میں سے بچے کچرا اُٹھا لاتے ہیں تو یہ شیخ صاحب کا ہی کمال ہے یہ کہاں سے اس طرح کا کچرا اُٹھا لاتے ہیں تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ وہ کلو خان نہیں ہیں ان کا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (قہقہے)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محمد صدیق خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس تحریک میں "نام نہاد اسلامی ریاستوں" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تو میری درخواست ہے کہ اُن الفاظ کو expunge کر دیا جائے کیونکہ اس میں ریاستوں کا کوئی جرم نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس قوم کا المیہ یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب!انہوں نے اچھی نشاندہی کی ہے آپ مہربانی کریں۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/967 بھی آپ کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مہربانی کر کے اس تحریک التوائے کار کو کل تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سیالکوٹ دیانی پورہ کی رہائشی کرسچین نابالغ ثناء شاہد کی زبردستی شادی

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!بہت اہم مسئلہ ہے اور میں آج اس لئے بھی اس بات کو کرنا چاہتی ہوں کہ آج بہت دنوں کے بعد ہمارے Minister for Minorities and Human Rights تشریف لائے ہیں وہ شاید کچھ بیمار تھے تو اُن کی صحت یابی پر میں اُنہیں مبارکباد بھی دیتی ہوں۔

جناب سپیکر!یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ایک بچی کا معاملہ ہے جس کا نام ثناء شاہد ہے۔اس بچی کا تعلق دیانی پورہ، سیالکوٹ سے ہے اور اس بچی کی عمر 13 سال ہے۔اس بچی کا birth certificate جو حکومت پنجاب کا جاری کردہ ہے اُس میں اس کی تاریخ پیدائش 02-04-17 ہے، کیتھولک چرچ کے birth certificate میں اس کی عمر 02-04-15 ہے اور school leaving certificate میں بھی اس کی عمر 02-04-15 ہے۔یہ بچی 9۔نومبر کو اپنی بہنوں کے ساتھ سکول جارہی تھی تو اس بچی کو وحید اختر ولد محمد بشیر سکنہ محلہ کاسیاں روڈ، دیانی پورہ، سیالکوٹ نے اغواء کر لیا،اس کو زبردستی اسلام قبول کرایا گیا اور پھر زبردستی اس کے ساتھ شادی کر لی گئی۔اس کا جو میرج سرٹیفکیٹ ہے اس پر اس کی عمر اٹھارہ سال لکھی ہوئی ہے۔اس پر کوئی تاریخ، مہینہ اور نہ کوئی سال ہے۔یہ سارے documents میرے پاس موجود ہیں۔اس بچی کے ماں باپ دربدر پھر رہے ہیں۔انہوں نے سیالکوٹ کی پولیس سے بھی رابطہ کیا ہے، وزیراعلیٰ سے بھی رابطہ کیا ہے اور Human Rights Commission کے ساتھ بھی رابطہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاء منسٹر صاحب کے notice میں یہ بات آ گئی ہے۔ میرے خیال میں آپ ان سے رابطہ کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ ہماری بہن ہیں۔ ان کے پاس جتنے بھی documents ہیں وہ مجھے دے دیں۔ یہ تو forced conversion کا کیس بنتا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ Child Marriage Act کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اس کی عمر صرف 13 سال ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ مجھے documents دے دیں۔ میں next week تک اس کی ساری رپورٹ دے دوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ 13 سال کی بچی کی شادی نہیں ہو سکتی۔

MR SPEAKER: Now, we take up the Government business. Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

(قطع کلامیاں)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہاں ایوان میں کل بات ہوئی تھی تو میں سن رہا تھا اور میرے notice میں یہ بات آئی ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے کل آپ کو openly کہا تھا کہ آپ اگر کوئی ترمیم لانا چاہتے ہیں تو اس میں لے آئیں ہم Rules suspend کر کے اس معاملے کو آگے بڑھائیں گے۔ جی، صدیق خان صاحب!

مسودہ قانون میں ترمیم کا نوٹس دینے کے لئے مناسب وقت کا مطالبہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کل بھی ہمارے ایک معزز ممبر نے آج کے توسط سے لاء منسٹر سے درخواست کی تھی کہ یہ بڑے sensitive Bills ہیں ان کی تیاری کے لئے ہمیں appropriate وقت چاہئے لیکن ہماری اس request کو accede نہیں کیا گیا لہٰذا میں درخواست کروں گا کہ ہم آج متفقہ طور پر متحدہ اپوزیشن کی طرف سے ایک proper تحریری request بھیجتے ہیں کہ آپ اس میں ہمیں تین دن کا وقت دے دیں جس میں ہم proper طریقے سے participate کریں اور ترامیم داخل کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بل اگر آج ہی منظر عام پر آیا ہوتا تو میرے محترم بھائی صدیق خان صاحب کی یا متحدہ اپوزیشن کی بات درست ہے۔ یہ بل بطور آرڈیننس نافذ ہوا، publish ہوا، اخبارات میں آیا اور اس بل کو پڑھنے کے بعد اپوزیشن نے اس پر باقاعدہ تبصرے کئے، بیانات دیئے اور پریس کانفرنس کی۔ اس کے بعد اس بل کو باقاعدہ عدالت میں چیلنج کیا گیا اور عدالت نے یہ کہا کہ اس کو stay کیا جائے۔ عدالت میں ان کے وکلاء نے اور ہماری طرف سے جو وکلاء پیش ہوئے تو last تاریخ پر عدالت میں یہ بات ہوئی کہ یہ آرڈیننس اسمبلی کے floor پر place ہو چکے ہیں اس لئے یہاں پر ان پر بات کرنے سے پہلے اپوزیشن ایوان میں اپنا نقطہ نظر پیش کرے اور پھر دیکھے کہ ایوان اس پر اکثریت رائے سے کیا فیصلہ کرتا ہے۔ یہ بات جو ہے اس کو بھی آج تین دن سے زیادہ ہو گئے ہیں ویسے تو خیر میں نے جو پہلے عرض کیا ہے وہ دو ہفتے کی بات ہے۔ اس میں اب بات یہ ہے کہ ان کو یہ معلوم ہے کہ اس دن عدالت میں دونوں طرف کے وکلاء کی understanding سے عدالت سے 9 تاریخ لی گئی اور 8 تاریخ کو اس الیکشن کا پہلا phase ہے اس لئے by all means اسے آج ایوان میں debate کیا جانا ہے۔ یہ understanding وہاں عدالت میں دونوں طرف سے دی گئی تھی۔ میں نے کل on the floor of the House ان سے یہ گزارش کی کہ آپ اس پر ترمیم دینا چاہتے ہیں تو دے دیں، اگر نہیں دینا چاہتے اور آپ کو اس پر جو بھی اعتراضات ہیں وہ ایک ایک کر کے یہاں پر بیان فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے مطابق اپنا مؤقف سامنے رکھوں گا اور اس کے بعد یہ معزز ایوان، میڈیا کے ذریعے اور عوام بھی اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ آیا ان Bills کی ضرورت ہے یا نہیں ہے؟ اب یہ تین دن کا فرما رہے ہیں تو ان کو تو آج سے تین دن پہلے پتا تھا کہ یہ بل ایوان میں table ہو چکا ہے اور اس نے legislate ہونا ہے۔ میں اب بھی متحدہ اپوزیشن سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ نے اس پر پریس کانفرنسز کی ہیں، میڈیا پر اظہار خیال کیا ہے اور اعتراضات اٹھائے ہیں۔ آپ نے انہی اعتراضات کی بنیاد پر اسے عدالت میں چیلنج کیا ہے۔ آپ آج اس سے راہ فرار اختیار کرنے کی بجائے ایوان میں موجود رہ کر اپنا نقطہ نظر پیش کریں، ہماری بھی گزارشات سنیں اور اس کے بعد اس معزز ایوان کو فیصلہ کرنے دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ایک تو آپ کا لاء منسٹر یہاں [*****] کر رہا ہے جو چیلنج ہوا ہے وہ آرڈیننس چیلنج ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جو الفاظ توہین آمیز ہیں ان کو expunge کیا جاتا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آرڈیننس چیلنج ہوا ہے۔ میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین دن پہلے یہ بل پیش ہوا۔ اس کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس میں دو اپوزیشن کے ممبران بھی ہیں لیکن کسی ممبر کو اطلاع نہیں دی گئی کیونکہ اس بل کو حکومت bulldoze کرنا چاہتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں صدیق خان صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ چیلنج آرڈیننس ہوئے ہیں یہ بل نہیں ہوا۔ اوہ بھئی! اُسی آرڈیننس کا یہ بل ہے اور لفظ بہ لفظ وہی ہے۔ اس میں تو ایک قومہ کا بھی فرق نہیں ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے تھے کہ جو بل سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے گا اس کو thorough examine کیا جائے گا۔ اس میں اپوزیشن کے ممبران بھی ہوں گے لیکن اپوزیشن کے ممبران کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ اس کی رپورٹ میں دیکھیں ایک بھی اپوزیشن کا ممبر نہیں ہے۔ اگر آپ تین دن دیتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو اس بل کو حکومت bulldoze کرنا چاہتی ہے۔ ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو oppose کریں۔ میں آپ کی بات سنوں گا۔ آپ جو بات اس پر کرنا چاہیں گے میں آپ کی بات سنوں گا لیکن ایوان کی powers کو curtail نہ کریں۔ مہربانی

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے ابھی اعتراض فرمایا ہے کہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا اس میں ہمارے دو ممبران کو اطلاع نہیں دی گئی۔ میں اس کے لئے یہ عرض کروں گا کہ دونوں کو اطلاع دی گئی ہے۔ دریشک صاحب ہیں ان کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے خود کہا کہ میں نے نہیں آنا اور دوسرے میاں محمد اسلم اقبال ہیں ان کی اپنے گوشوارے جمع نہ کرانے کی وجہ سے رکنیت suspend ہے۔ اب یہ بھی ہمارا قصور ہے کہ وہ آ نہیں سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں۔ No. Please no جی، صدیق خان صاحب!

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اگر آپ تین دن ہمیں دینا چاہتے ہیں تو درست ہے۔ اگر نہیں تو ہم واک آؤٹ کریں گے۔

جناب سپیکر: میں ایوان کی sense لوں گا۔ میں اپنے طور پر تو نہیں کروں گا۔ میں ایوان سے پوچھوں گا اگر ایوان sense دے گا تو well and good آپ ایسے نہ کریں۔ آپ جو اعتراض کرنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کا وہ اعتراض سنوں گا۔ آپ جو اعتراض کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو آرڈیننس تھا وہی لفظ بہ لفظ ہے جس پر یہ پریس کانفرنس کرتے رہے ہیں اور جس کو انہوں نے چیلنج کیا ہے۔ وہ جب ایوان میں پیش کیا جاتا ہے تو وہ بل بن جاتا ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں motion پڑھتا ہوں اس کو یہ oppose کریں اور اس کے بعد بے شک سارے میرے بھائی اور بہنیں اس پر بات کریں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور میں نے تو for suspension of Rules کہہ دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the said

Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016."

اگر آپ میں سے کوئی اس کو oppose کرنا چاہتا ہے تو وہ کرے میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ اس کو آ کر oppose کریں۔ یہ جو left side پر ہیں وہ اسے oppose نہیں کرنا چاہتے ؟ آپ سب آ جائیں، آ جائیں۔ مہربانی کریں۔ میں question Put کرنے لگا ہوں آپ آ جائیں۔ اگر آپ oppose کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو دعوت دیتا ہوں۔ آپ ایوان میں تشریف لے آئیں اور آ کر اس کو oppose کریں۔ میں آپ کی بات سنوں گا۔ بتائیں، اب اگر وہ oppose نہیں کرنا چاہتے اور واپس نہیں آنا چاہتے تو میں کیا کروں ؟ میں نے تو ان کو دعوت دی ہے۔

The motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

(اذانِ ظہر)

مسودہ قانون (پہلی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016, as recommended by Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016, as recommended by Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

کوئی اس کو oppose کرنے والے ہیں، آجائیں اندر تشریف لے آئیں اگر آپ نے oppose کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ جو اس معزز ایوان کی روایت ہے اس کے مطابق آپ ایک یا دو معزز ممبران کو حزب اختلاف کی طرف بھیجیں تاکہ وہ ان اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ آئیں اور آکر اس پر کوئی بات کریں۔

جناب سپیکر: جناب شیر علی صاحب اور خلیل طاہر سندھو آپ جائیں اور حزب اختلاف کے معزز ممبران کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب شیر علی خان اور جناب خلیل طاہر سندھو
حزب اختلاف کے ممبران کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس دوران جبکہ آپ کی طرف سے یہ معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ موجودہ جو ترامیم ہیں ان پر تھوڑا سا brief معزز ممبران اور اس ایوان کے لئے عرض کردوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ بہت ضروری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو ترامیم کی گئی ہیں ان کا تین طرح سے موجودہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ پر impact ہے اور اس میں تین طرح سے ہی ترامیم کی گئی ہیں۔ ایک ترمیم reserved seat میں اضافے سے متعلق ہے۔ اس میں ٹیکنوکریٹس، مزدوروں اور کسانوں کی جو seats ہیں، اس پر ہم اپنے ایسے کارکنوں کو جو پولیٹیکل یا سوشل ورکر ہیں اور جو خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں لیکن ان میں الیکشن لڑنے کی ہمت نہیں ہے، کو ان seats پر adjust کر سکتے ہیں۔ اس میں کسانوں اور مزدوروں کی seats میں اضافہ کیا گیا ہے اس میں 5 فیصد یونین کونسل کا پیمانہ رکھا گیا ہے لیکن 10 فیصد تک cap کر دیا گیا ہے کہ 10 فیصد سے زیادہ اور کم از کم 2 فیصد اور اس کے

بعد five percent of Union Council کی ratio سے اضافہ کیا گیا ہے۔ اب اس میں کوئی عذر، اعتراض والی بات نظر نہیں آتی کہ اگر ایک کارپوریشن میں پہلے دو مزدوروں یا ڈسٹرکٹ کونسل میں دو کسانوں کی جگہ تھی اگر ان کی جگہ پر چار یا چھ آدمی آ کر بیٹھ جائیں گے تو اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے؟ اسی طرح سے جو میئرز اور ڈپٹی میئرز ہیں یا جو ضلع کونسل کے چیئرمین اور وائس چیئرمین ہیں ان میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اُس میں اِس چیز کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ میونسپل کارپوریشنز میں آبادی کے تناسب سے ہم نے seats رکھی تھیں جبکہ جو original act ہے اس میں یہ تھا کہ اگر آبادی 10 لاکھ تک ہو تو وہاں پر دو ڈپٹی میئر یا وائس چیئرمین ہوں گے اور اس کے بعد ہر 5 لاکھ کی آبادی پر ایک ڈپٹی میئر یا وائس چیئرمین کا اضافہ ہوگا۔ جب اس کی calculation ہونے لگی تو الیکشن کمیشن نے یہ کہا کہ آپ آبادی کا تناسب وہ لیں گے جو کہ 98-1997 senses میں ہوا تھا اب یہاں پر آ کر یہ مسئلہ در پیش ہوا کہ جو 98-1997 senses میں ہوا تھا اب اس کے بعد یعنی 18/17 سالوں میں آبادی میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اب اگر اس اضافہ کو پیش نظر رکھ کر ان سیٹوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا یعنی یہ سیٹیں اگر آج elect ہو رہی ہیں اور آبادی کا حساب ہم آج سے 17/18 سال پہلے کا رکھیں گے تو یہ مناسب نہیں ہوگا۔ اس بنیاد پر ہم نے ان سیٹوں میں اضافہ کیا ہے اور اب وہ اضافہ تقریباً اس حد کو پہنچا ہے کہ ہماری جتنی کارپوریشنز، جتنے صوبائی اسمبلی کے حلقے اور ہمارے تمام اضلاع کی جتنی تحصیلیں ہیں اُن کے لگ بھگ یہ اضافہ ہوا ہے۔ اب لوگوں کو اپنی respective کا موقع تحصیلوں اور حلقوں میں ملے گا کہ وہ وہاں پر اپنے طور پر نمائندگی کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کا تیسرا impact یہ ہے کہ reserve seats کے اوپر جماعتی بنیادوں پر الیکشن کروانا ممکن نہیں ہے۔ اگر میں لاہور کی مثال دوں تو لاہور میں reserve seats لیبر کی دس ہیں اور خواتین کی پچیس ہیں جبکہ لاہور کارپوریشن کا حلقہ ایک ہے تو پچیس خواتین کو آپ ایک نشان کیسے دے سکتے ہیں، اسی طرح اگر آپ پچیس خواتین کا پینل بنائیں تو پھر کس طرح سے ووٹ کی casting ہوگی؟ اس کے اوپر الیکشن کمیشن کے ساتھ ہماری تین meetings ہوئیں اور میں خود لوکل گورنمنٹ کی ٹیم کے ساتھ وہاں گیا۔ الیکشن کمیشن نے اس بات کو تسلیم کیا کہ reserve seats پر اس وجہ سے جماعتی الیکشن نہیں ہو سکتا اور انہوں نے کہا کہ ہم اس کو غیر جماعتی طور پر کروا دیتے ہیں۔ وہاں پر میرا اعتراض یہ تھا کہ جب یونین کونسل کے حوالے سے ہم نے آپ سے request کی تھی کہ چھ جنرل کونسلروں کو آپ نشان کس طرح سے الاٹ کریں گے لہٰذا آپ اس کو غیر جماعتی رہنے دیں اور جو چھ کونسلر اوپر آئیں

گے وہ elect ہو جائیں گے ورنہ اگر آپ چھوٹا وارڈ بنائیں گے تو ہمارے معزز ممبران کا اعتراض یہ تھا کہ جتنا چھوٹا وارڈ ہو گا اس میں لوگوں کے آپس میں لڑائی جھگڑے بڑھیں گے لیکن الیکشن کمیشن نے اُس وقت کہا کہ نہیں آپ ہر یونین کونسل کو چھ حصوں میں تقسیم کریں کیونکہ اس کے بغیر جماعتی نشان الاٹ نہیں ہو سکتا۔ اسی بات پر پھر consensus ہوا کہ اگر اس طرح سے جماعتی الیکشن کروانا مناسب نہیں ہے یا ممکن نہیں ہے تو پھر کیوں نہ وہ طریق کار اپنایا جائے جو صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ہے کہ آپ سیاسی پارٹیوں کو اُن کی strength کے تناسب سے seats الاٹ کر دیں اور سیاسی پارٹیاں جس طرح سے ٹکٹ جاری کرتی ہیں اُس طرح سے لوگوں کو نامزد کر دیں۔ اب اپوزیشن کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ جب اسی طریق کار کے مطابق قومی اسمبلی میں reserve seats کے اوپر الیکشن ہوا ہے، اسی طریقہ کے مطابق چاروں صوبائی اسمبلیوں میں ہوا اور یہی طریق کار سینیٹ میں بھی ہے تو اب جب ہم نے law کو amend کیا اور یہ طریق کار اپنایا کہ موجودہ law کی position کے تحت reserve seats کا الیکشن چونکہ جماعتی بنیادوں پر اس طرح سے نہیں ہو سکتا لہٰذا ہم اس ترمیم کے ذریعے اُس طریق کار کو اپناتے ہیں جو طریق کار already موجود ہے۔ جو طریق کار چاروں صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں اِس وقت رائج ہے اس پر اب اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے ہم نے چوتھی اور آخری ترمیم یہ کی ہے کہ چیئرمین اور وائس چیئرمین کا ایک پینل ہو گا جبکہ میئر اور ڈپٹی میئر کا الیکشن open division کے تحت ہو۔ Open division کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اس معزز ایوان میں وزیر اعلیٰ کا الیکشن ہوتا ہے اور division ہوتی ہے کہ دونوں candidates کے ووٹرز اپنے امیدوار کی طرف left or right چلے جاتے ہیں لہٰذا یہی طریق کار ان معزز ایوان میں بھی اپنایا جائے۔ اس سے کل کو یہ اعتراض اپوزیشن کی طرف سے آ سکتا ہے کیونکہ اپوزیشن کی پنجاب میں اتنی کمزور position ہے کہ اِن کے لوگ از خود اُن امیدواروں کو ووٹ cost کرنے کے لئے تیار ہیں جو امیدوار ہماری طرف سے ہیں۔ کل کو پھر یہ لوگ اعتراض کریں گے کہ آپ نے ہمارے آدمیوں کو توڑ لیا ہے اور اُن کو pressurize کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ open division کا طریق کار جب قومی اسمبلی میں ایوان کے لیڈر کو منتخب کرنے کے لئے اور دیگر ایوانوں میں موجود ہے تو اِن ایوانوں میں کیوں نہیں ہو سکتا؟ میں یہ کہوں گا کہ اس طریق کار سے horse trading کی حوصلہ شکنی ہو گی، کسی کو اپنی پارٹی سے کوئی روگردانی کرنے کی ترغیب نہیں دے سکے گا، اس سے سسٹم save ہو گا اور اس سے پارٹیاں بدنام

نہیں ہوں گی۔ جس طرح آج کل position ہے کہ اگر 182 میونسپل کمیٹیاں ہیں، 11 کارپوریشنز ہیں اور 35 ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں تو جیسے ہر جگہ پر ہمارے معزز ممبران اخلاقی اصولوں، سیاسی اصولوں اور اپنی پارٹی commitment کو پیش نظر رکھ کر ایک بہترین طریقے کے ساتھ انتخابات کو سرانجام دیتے ہیں لیکن اگر ڈیڑھ دو سو جگہ میں سے دو تین جگہ پر مسئلہ بن جاتا ہے کیونکہ ہر طبقے میں اچھے بُرے لوگ ہوتے ہیں تو اگر دو تین جگہ پر اس قسم کی بات ہو جاتی ہے، کوئی خرید و فروخت کی بات ہو جاتی ہے، کوئی horse trading کی بات ہو جاتی ہے تو اُس کی حالت پھر یہ ہو گی کہ اُن تین چار جگہوں کو ہر جگہ پر لکھا جائے گا، ہر جگہ پر دکھایا جائے گا، سسٹم کو بدنام کیا جائے گا، سیاسی پارٹیوں کو بدنام کیا جائے گا، سیاستدانوں کو بدنام کیا جائے گا، ممبران کے متعلق باتیں کی جائیں گی کہ خرید و فروخت ہو رہی ہے اور سب کچھ ہو رہا ہے لیکن باقی 196 جگہوں پر جو بہتر ہوا ہو گا اُس کی کوئی بات نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے یہ ترمیم کی ہے تاکہ سسٹم بدنام نہ ہو، سیاسی پارٹیاں بدنام نہ ہوں اور سیاست کا بھرم رہے لیکن اس کی بھی مخالفت کی جا رہی ہے۔ اس پر اگر میں ایک اور بات عرض کروں تو یہ معزز ایوان بھی اس کو appreciate کرے گا اور آپ بھی کریں گے کہ ہم موجودہ ترمیم کے ذریعے سے جو کہہ رہے ہیں کہ ان Houses میں چیئرمین، وائس چیئرمین اور میئر، ڈپٹی میئر کا الیکشن through division ہو کیونکہ اسی طریق کار کے مطابق خیبر پختونخوا میں الیکشن ہوا ہے۔ خیبر پختونخوا کے بلدیاتی الیکشن میں ضلع اور شہر میں by division طریق کار اپنایا ہے۔ وہاں پر یہ طریقہ ٹھیک ہے اور یہاں پر ہمیں اس بات سے روکا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ یہ دیکھ لیں کہ پورے خیبر پختونخوا میں ایک اعتراض نہیں ہوا کیونکہ open division کے تحت الیکشن ہوا ہے۔ یہ ان کے لئے خود جائز ہے لیکن جب ہم وہی طریق کار for the betterment and respect of democracy, for the respect of the politicians and for the respect of political parties اپنانا چاہتے ہیں تو ہمارے اوپر اعتراض کیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ آپ اس کو نہ کریں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد اس معزز ایوان میں بات کرنا ان کو گوارہ نہیں ہے چاہے اورنج لائن ہو، چاہے سی پیک کے منصوبے ہوں یا کوئی بہتری کی ترمیم ہو، اس ایوان میں یہ بات کرنے سے کتراتے ہیں بلکہ صرف اور صرف سڑکوں پر غل غپاڑہ کرنے میں interested ہیں کہ وہاں پر شور شرابہ کریں اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں لیکن انشاء اللہ تعالیٰ یہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے آرڈیننس کو ان ترامیم کو عدالت میں چیلنج کیا جبکہ عدالت نے اِن کو کہا کہ

آپ اپنے معزز ایوان میں جاکر بات کریں اور اپنا اعتراض رکھیں جبکہ آپ پہلے ہی عدالت میں آ گئے ہیں اور ہماری عدالتوں کو گھسیٹنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں پر انہوں نے کہا کہ آپ آج فیصلہ نہ کریں بلکہ ہمیں ٹائم دے دیں۔ ہم معزز ایوان میں جاکر اپنا نقطہ نظر رکھیں گے لیکن آج آپ نے، میڈیا اور سب نے دیکھ لیا ہے کہ یہاں پر انہوں نے باوجود اس کے کہ اُن کے ہر اعتراض کا ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں لیکن انہوں نے اس بات کو مناسب سمجھا ہے کہ یہاں سے بائیکاٹ کریں تاکہ کل کو عدالت میں جاکر کوئی بہانہ سازی کریں گے کہ اسے bulldoze کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کا یہ روّیہ اس لئے ہے کہ وہ ان ترامیم کو oppose کر نہیں سکتے، اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے وہ صرف اور صرف شور شرابے میں چاہتے ہیں کہ یہ کام رُک جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی خبر مل جائے گی جس سے سیاست بدنام ہو گی، گورنمنٹ بدنام ہو گی اور یہ پورا سسٹم بدنام ہو گا۔

جناب سپیکر! اب اورنج لائن کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ لاہور کی تباہی کا منصوبہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ منصوبہ لاہور کی تباہی کے لئے نہیں ہے اور اگر یہ منصوبہ مکمل ہو گیا تو یہ ان کی منفی سیاست کو نیست و نابود کر دے گا۔ جس دن اس ٹرین کا افتتاح ہو گیا تو اس کے بعد ہونے والے الیکشن میں یہ دفن ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کو اسی بات کی فکر ہے اور یہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی طرح سے delay ہو جائے اور یہ منصوبہ 2018 سے پہلے مکمل نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ ان کا اور کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے انہیں یہ بھی offer کیا تھا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ میاں محمد شہباز شریف منصوبہ کہاں سے لے آئے اور ابھی تو اس کی ضرورت ہی نہیں تھی بلکہ فلاں سکول کی چار دیواری نہیں ہے اور فلاں سکول کے کمرے کی چھت گری ہوئی ہے تو میں نے انہیں on the floor of the House چیلنج کیا اور ثابت کروں گا کہ لاہور کا ٹرانسپورٹ پلان 1991 میں بنا۔ 1991 میں لاہور کا سروے ہوا جو کہ جاپان کی ایک فرم "جائیکا" نے کیا اور لاہور کی آئندہ کی مستقبل کی ضروریات کے لئے اورنج لائن اور گرین لائن میٹرو ٹرین کے منصوبے suggest کئے۔ 1991 میں سب کو پتا ہے کہ حکومت کس جماعت کی تھی، اس کے بعد دوسری حکومتیں آتی رہیں اور اس منصوبے کو بالکل ٹھپ کر دیا گیا۔ اس کے بعد 1997 میں جب دوبارہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو دوبارہ سے اس کے اوپر کام شروع ہوا لیکن اس سے پہلے اس

کے متعلق ورلڈ بنک اس وقت فنانس کرنے کو تیار تھا کہ یہاں پر ایٹمی دھماکے ہو گئے جن کی وجہ سے ورلڈ بنک نے اس منصوبے کو funding کرنے سے انکار کر دیا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم کر دی گئی اور اس ملک میں مارشل لاء کے سیاہ اندھیرے چھائے اور پھر اس کی کوکھ سے ایک نام نہاد جمہوری سسٹم نے جنم لیا۔ اس کے بعد دوبارہ 2006 میں ایک انٹرنیشنل فرم "سسٹرا" نے دوبارہ سروے کیا جس کے بعد گرین لائن اور اورنج لائن کے منصوبوں کو recommend کیا گیا کہ یہ لاہور کی ضروریات کے پیش نظر ضروری ہیں لیکن ان کے اوپر کام نہ ہو سکا، ان کے فنڈز arrange نہ ہو سکے اور ان پر loan نہ مل سکا۔ اب یہ کہتے ہیں کہ loan لے لیا، او بھئی 1991 سے loan لینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اگر اس وقت آپ کو loan مل جاتا تو اس وقت بھی یہ منصوبہ loan پر لگنا تھا اور اب یہ کہتے ہیں کہ جی loan لے لیا۔

جناب سپیکر! 2006 کے بعد یہ سروے ہوا جس پر پیسے خرچ کئے گئے لیکن اس کے بعد loan نہ مل سکا۔ اس کے بعد دوبارہ 2008 میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی۔ یہ معاملہ تو 1991 سے چل رہا ہے۔ یہ کہنا کہ میاں محمد شہباز شریف نے شروع کیا تو بھئی 1991 میں اگر مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی تو ٹھیک ہے۔ یہ بات اسی دور میں شروع ہوئی تھی لیکن بعد میں 2008 تک تقریباً 17 سال بنتے ہیں جس دوران ان منصوبوں پر کوئی کام نہ ہو سکا۔ 2008 کے بعد موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کوشش شروع کی اور اس کے بعد ورلڈ بنک سے اور دوسروں سے negotiate ہوا لیکن بالآخر اس پر جب قرضہ یعنی loan کے متعلق پنجاب حکومت نے اس وقت بھی میاں محمد شہباز شریف، آپ کہتے ہیں کہ چین میں جب کوئی وفد جاتا ہے تو میاں محمد شہباز شریف ضرور ہوتے ہیں۔ بھئی! جب وہ پنجاب میں وزیر اعلیٰ تھے اور مرکز میں کوئی اور حکومت تھی تو اس وقت آپ دیکھیں کہ میاں محمد شہباز شریف کتنی مرتبہ چین گئے ہیں۔ اس وقت کسی اور وزیر اعلیٰ کو کسی نے روکا تھا کہ وہ جائیں اور جا کر اپنے صوبے کے لئے پراجیکٹس لے کر آئیں؟ اس وقت میاں محمد شہباز شریف نے اس پراجیکٹ کو منظور کروایا لیکن loan کے لئے، وہ loan pay تو ہم ہی کریں گے لیکن کسی بھی غیر ملکی loan کے لئے sovereign guarantee ضروری ہوتی ہے، جب یہ سارا پراجیکٹ مکمل ہو گیا اور اس پر ساری negotiation ہو گئی تو اس وقت کی وفاقی حکومت نے sovereign guarantee دینے سے انکار کر دیا جو کہ گرین لائن ٹرین کے لئے تھا۔

جناب سپیکر!جب گرین لائن نہ بن سکی اور sovereign guarantee نہ ملی تو پھر میاں محمد شہباز شریف نے تُرک حکومت سے معاہدہ کر کے میٹرو کا منصوبہ جو کہ originally گرین لائن تھا،یہاں پر میٹرو ٹرین ہونی تھی تو انہوں نے میٹرو بس کا منصوبہ شروع کر دیا کیونکہ ہم وہ اپنے بجٹ سے afford کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے میٹرو بس کا منصوبہ شروع کیا۔ تُرکی نے 26ماہ میں اپنے ملک میں اس منصوبے کو مکمل کیا لیکن یہاں پنجاب حکومت اور اس ٹیم میں شامل لوگوں اور میاں محمد شہباز شریف کی دن رات کی محنت سے یہ منصوبہ 11ماہ میں مکمل ہوا جو کہ دنیا میں ایک ریکارڈ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہ لوگ جو اسے جنگلہ بس کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی تو ضرورت ہی نہیں ہے۔ بھئی اگر ضرورت نہیں ہے تو 1991میں اور 2006میں سروے کس بات کے ہوئے تھے؟آج اس میٹرو بس سے ڈیڑھ لاکھ آدمی روزانہ مستفید ہو رہے ہیں۔ جہاں تک یہ بات کی جا رہی ہے کہ اس میں سبسڈی دی جاتی ہے بھئی پوری دنیا میں پبلک ٹرانسپورٹ کو حکومتیں سبسڈی دیتی ہیں کیونکہ سبسڈی عام آدمی کو براہ راست جاتی ہے۔ اس میں مزدور اپنے کارخانے میں جانے کے لئے سفر کرتا ہے،کلرک اپنے دفتر جانے کے لئے سفر کرتا ہے اور بچے اپنے سکول جانے کے لئے سفر کرتے ہیں۔اگر اس میں سبسڈی نہ دی جائے اور مثال کے طور پر اگر اس کا کرایہ 30روپے ہے،اگر آپ گجو متہ سے شاہدرہ تک رکشا یا کسی پرائیویٹ وین میں 3/2جگہ بدل کر اور جس طرح سے ویگنوں میں لوگوں کو ٹھونسا ہوتا ہے اس طرح سے سفر کریں تو وہاں پر پہنچنے کے لئے 200روپے چاہئیں۔یہی 30روپے کو 50روپے کر دیں تو even ہو جاتا ہے۔اس کو آپ 60روپے کر دیں تو profit ہو جائے گا لیکن پبلک ٹرانسپورٹ میں حکومتیں باقاعدہ ریلیف دیتی ہیں اور سبسڈی دیتی ہیں۔

جناب سپیکر!اورنج لائن بھی 1991کے سروے میں موجود ہے اور یہ منصوبہ 2006کے سروے میں بھی موجود ہے لیکن کوئی اس کو implement نہ کر سکا۔اب جب اس کو implement کیا جا رہا ہے تو اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ مکمل ہونے کے بعد اڑھائی لاکھ آدمی اس سے مستفید ہو گا اور مستفید ہونے والے لوگ صرف لاہور کے نہیں ہوں گے۔لاہور ایک ایسا شہر ہے جس میں روزانہ 15لاکھ لوگ باہر سے آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ یہ پورے پنجاب اور پورے پاکستان کا شہر ہے،یہاں پر ہونے والی ترقی اور ذرائع آمدورفت کی سہولت صرف لاہور کے لوگوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب اور پورے پاکستان کے لوگوں کے لئے ہے۔ جب یہ منصوبہ مکمل ہو گا تو اڑھائی لاکھ لوگ جن میں

سے اکثریت 60,70 اور 80 فیصد لوگ باہر سے ہوں گے۔ وہ لوگ اس سے مستفید ہوں گے اور 2025 تک مستفید ہونے والے لوگوں کی تعداد پانچ لاکھ ہو گی۔ پانچ لاکھ لوگ اورنج لائن ٹرین کے ذریعے سے سفر کریں گے اور تقریباً تین سے چار لاکھ لوگ میٹروبس سے سفر کریں گے یعنی تقریباً ایک ملین، دس لاکھ لوگوں کی سفری ضروریات کو یہ منصوبے پورا کریں گے۔ اگر یہ منصوبے آج نہیں بنائے جاتے تو پھر آپ دیکھیں کہ 2020 یا 2025 میں کیا صورتحال ہوتی۔ اب ان چیزوں کو صرف روکنے کے لئے اور delay کرنے کے لئے اپوزیشن احتجاج کر رہی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب پرسوں یہاں پر احتجاج کرنے کے لئے کنٹینرز کے بعد نمودار ہو رہے ہیں جبکہ جن لوگوں کے گھر یا زمینیں اورنج لائن کے راستے میں آئی ہیں، کسی نے اس منصوبے پر احتجاج نہیں کیا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ منصوبہ نہیں بننا چاہئے۔ ان کا اعتراض اگر بعض جگہ پر ہے تو وہ قیمت پر ہے۔ کسی کا اعتراض یہ ہے کہ ہماری زمین کی قیمت زیادہ ہے اور ہمیں کم قیمت دی جا رہی ہے، میرے گھر کی قیمت زیادہ ہے اور مجھے کم قیمت دی جا رہی ہے یا issues ہیں کہ کرائے دار بیٹھا ہے اور مالک مکان کو پیسے نہیں مل رہے اور کرائے دار کو مل رہے ہیں لیکن ان issues کو resolve کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب خود اپنی سربراہی میں روزانہ meetings لے رہے ہیں۔ کل سے ادائیگیوں کا سلسلہ شروع ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پانچ دن کے اندر اندر تقریباً یہ کوئی 14/13 بلین روپے ان لوگوں کو دیا جائے گا جن کی زمینیں یا مکان اس منصوبے کے اندر آ رہے ہیں اور کل جو گزر گیا ہے، اس سسٹم کو in place کیا گیا ہے اور کل 85 کروڑ روپے کی payment ہوئی ہے۔ متاثرہ لوگوں میں سے تقریباً اکثریت نے آ کر وہاں پر رابطہ کیا ہے یعنی وہ لوگ compensation لے رہے ہیں، لوگ اپنی جگہ کی اور اپنے گھر کی قربانی دے کر اس منصوبے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور یہ احتجاج کرنے والے گھروں سے تیار ہو کے cologne وغیرہ لگا کر اور صاف ستھرے ہو کر یہاں پر آ کر نعرے لگا رہے ہیں کہ یہ منصوبہ لاہور کی تباہی کا منصوبہ ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ منصوبہ ان کی سیاست کی تباہی کا منصوبہ ثابت ہو گا اور یہ ہر قیمت پر وقت سے پہلے مکمل ہو گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شیر علی خان صاحب آپ تشریف لے گئے تھے اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو منانے کے لئے تو کیا جواب ملا؟ اُن کو بار بار بُلا رہا ہوں کہ آ جائیں آپ oppose کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اپوزیشن سے request کی ہے کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں پہلے تو وہ کافی دیر پریس سے talk کر رہے تھے اُس کے بعد میں نے اُنہیں request کی تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم مشاورت کر لیں۔ ہم دوبارہ تھوڑی دیر بعد جائیں گے انشاءاللہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ آجائیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ مہربانی اب oppose کرنے والے نہیں ہیں۔

There is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016 as recommended by Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016, be passed."

کیا کروں اپوزیشن کے دوستوں کا، کیا کہا انہوں نے کتنی دیر میں آئیں گے ؟ آجائیں، اگر آپ بولنا چاہتے ہیں، اس بل کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کی بات سننے کو تیار ہوں۔

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (First Amendment) Bill 2016, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for suspension of Rule.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, may be suspended under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 as recommended by Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 as recommended by Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

جناب خلیل طاہر صاحب! آپ حزب اختلاف کو لے کر نہیں آئے ؟ مجھے تو یہ پتا تھا کہ آپ پیچھے رہ گئے ہیں لے کر آئیں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں انہیں دھکے کے ساتھ تو نہیں لا سکتا۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ وہاں کس لئے ٹھہرے ؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے بڑی گزارش کی ہے لیکن اُن کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں ہے، میں نے اُن سے کہا عوام آپ کو دیکھ رہے ہیں، میڈیا دیکھ رہا ہے۔ایک دو معزز ممبر مانے۔۔۔

جناب سپیکر: حزب اختلاف کے معزز ممبران آئیں اور oppose کریں ورنہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ جی، کوئی نہیں آرہا تو اُن کی مرضی ہے۔آئیں arguments کریں، گورنمنٹ کو convince کریں۔ نہیں آرہے that sorry۔

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 as recommended by Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 be passed."

اپوزیشن کی طرف سے اس کو کوئی oppose کرنے کے لئے نہیں ہے؟ بہت افسوس ہے انہیں آنا چاہیئے تھا۔

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بروز سوموار محکمہ زراعت پر عام بحث ہوگی جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 5۔فروری 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔